REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۴۳　شمارہ ۱۰

ایڈیٹر:- مُنیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

۲۶ رمضان ۱۴۱۴ ہجری　۱۰ امان ۱۳۷۳ ہش　۱۰ مارچ ۱۹۹۴ء

## اخبارِ احمدیہ

لنڈن - ۵ مارچ (ایم - ٹی - اے) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہیں۔

ماہِ رمضان میں حضور روزانہ درس القرآن ارشاد فرمارہے ہیں جو مواصلاتی رابطے کے ذریعہ پوری دنیا میں سُنا اور دیکھا جارہا ہے۔ آج حضور انور نے سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۷۰ کا درس دیا۔ جو پونے دو گھنٹے جاری رہا۔

احبابِ جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

**عید الفطر**
کے مُبارک موقع پر
ادارہ بدر اپنے قارئین کی خدمت میں دِل کی گہرائیوں سے پُرخلوص
**ھدیۂ تبریک**
پیش کرتا ہے۔

# تین باتیں ہیں جس میں وہ ہوں وہ ایمان کی حلاوت پالے گا

(حدیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

"عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا۔ وَاَنْ یُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ۔ وَاَنْ یَکْرَہَ اَنْ یَعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔" (بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان ص)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں ہیں جس میں وہ ہوں، وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسولؐ باقی تمام چیزوں سے اُسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے۔ اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کُفر سے نکل آنے کے بعد پھر کُفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

احبابِ جماعت سے نہایت ادب سے عرض ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ آپ کو ثباتِ قدم بخشے۔ آمین۔ اب یہاں سے آپ کی واپسی ایسی ہی ہے جیسے اِس حدیث میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کُفر سے نکل آنے کے بعد پھر کُفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرتا ہے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

خُلاصہ خُطبہ جُمعہ ۴ مارچ ۱۹۹۴ء بمقام مسجد فضل لنڈن

# خُدا کے قریب ترین کرنے والی عبادت روزہ ہے جو خُدا سے مماثلت میں سب سے زیادہ قریب ہے

از سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لنڈن (ایم-ٹی-اے)۔ تشہد و تعوذ اور سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رمضان المبارک اپنے آخری عشرے میں داخل ہوگیا ہے۔ اگرچہ سُنّت کے مطابق اعتکاف کرنے والے ایک دِن پہلے ہی سے اعتکاف بیٹھ چکے ہیں۔ لیکن دراصل اعتکاف آخری عشرے کا اعتکاف ہوتا ہے۔ اور چونکہ آخری عشرے کی تعیین کرنا ممکن نہیں تھا۔ کیونکہ بعض دفعہ بجائے تیس کے اُنتیس دِن کا رمضان بھی ہوجاتا ہے اِس لئے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ہمیشہ سے سُنّت یہی رہی کہ احتیاطاً ایک دن پہلے اعتکاف بیٹھتے تھے۔

اپنے بصیرت افروز خُطبہ جُمعہ کو جاری رکھتے ہوئے سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اعتکاف کی سُنّتِ مبارکہ اور اس کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اعتکاف خدا کی یاد میں ایک طرف ہو رہنے کو کہتے ہیں۔ اور دُنیا سے ظاہری تعلق کاٹ کر جس حد تک بھی ممکن ہے انسان کا اپنے آپ کو یادِ الٰہی میں وقف کر دینے کو کہتے ہیں۔ بعض مذاہب میں اعتکاف میں غلو کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ زندگی بھر دُنیا سے تعلق کاٹ لینے کو اعتکاف سمجھا گیا چنانچہ ہندوؤں میں سادھو وغیرہ دُنیا سے تعلق کاٹ کر کسی پہاڑ کی کھوہ وغیرہ میں جا بیٹھتے ہیں۔ قرآنِ مجید نے زندگی بھر کے اعتکاف کو پسند نہیں فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اس بات کا پاک نمونہ تھی کہ خدا سے تعلق قائم کرنا دُنیا سے کُلیۃً تعلق کاٹ لینے کو نہیں کہتے۔ بلکہ اُسے فرار کہا جاتا ہے۔ اسے خدا پرستی نہیں کہا جاتا۔ بلکہ دُنیا کے خوف سے اُس سے بھاگنا کہا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی اور آپؐ کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق اصل خدا پرستی یہ ہے کہ دُنیا میں رہ کر اس سے الگ رہنا اور اس سے مرعوب و مغلوب نہ ہونا۔ اور اسی کا نام جہاد ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے متعلق بتاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب سے پہلے رمضان المبارک کے آتے ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اعتکاف شروع کیا وہ وسطِ رمضان (یعنی رمضان کے دوسرے عشرہ) میں ہوا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ یہی طریق جاری رہا اور صحابہ اور اُمہات المومنین نے بھی حضورؐ کی سُنّت کی پیروی میں اپنے خیمے مسجد میں گاڑ لئے۔ پھر بیچ کے دنوں کا اعتکاف آخری عشرے میں اس طرح تبدیل ہوا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صُبح کے وقت فرمایا کہ مَیں نے لیلۃ القدر کی رات ۲۱ کی رات کو دیکھی ہے جبکہ درمیانی عشرے کا اعتکاف ختم ہو چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اس کی مجھے

(باقی دیکھئے ص۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۰ر امان ۱۳۷۳ ہش

# اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے!

ٹیلی ویژن احمدیہ کی ایک نشریہ کے مطابق گزشتہ ماہِ فروری میں ربوہ میں منعقد ہونے والی کھیلوں کو ضلعی حکام اور پاکستان کی ہوم منسٹری کے ایک ظالمانہ حکم کے نتیجہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ کئی سالوں سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیرِ اہتمام ربوہ میں پاکستان بھر کے احمدی نوجوان مختلف کھیلوں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ لیکن اس سال پاکستانی "اسلامی" حکومت نے یہ قدم بھی اُٹھایا ہے کہ سالانہ جلسے اور اجتماعات کے علاوہ کھیلوں پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور ابھی ابھی جبکہ یہ چند سطور لکھ رہا ہوں یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ رمضان کی تیرہ تاریخ کو سورج چاند گرہن کی پیشگوئی کی صداقت پر سو سالہ تقریب منعقد کرنے چراغاں کرنے اور خوشیاں منانے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔

بدر کے گزشتہ سے پیوستہ شمارہ میں آپ دو معصوم احمدیوں کی شہادت کے علاوہ اخبار الفضل اور رسالہ انصار اللہ سے متعلق پانچ افراد کو صرف خدا اور رسولؐ کا نام لکھنے کے جرم میں سزائے قید کی خبر پڑھ چکے ہیں۔ عرصہ بیس سال سے احمدی پاکستان میں نہایت گھٹن کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اب تو آزادیٔ ضمیر، آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ تقریر و تحریر کے ساتھ ساتھ کھیلوں اور خوشی کی تقریبات کو بند کرنے کی بھی نیچ اور کمینی حرکتیں کی جا رہی ہیں۔ گویا مُنہ سے تو نہیں لیکن اپنی بد حرکات اور مظالم سے مجبور کیا جا رہا ہے کہ پاکستان احمدی کسی طرح تنگ آ کر اپنے وطن کو چھوڑ دیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک ہزاروں احمدی انہی مصیبتوں کے باعث دیگر ممالک میں پناہ لے چکے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ دیگر ممالک میں انسانی حقوق کی پامالی کے کھوکھلے نعرے لگانے والی پاکستان کی ڈھونگی حکومت کے اپنے ہی ملک میں انسانی حقوق کی حالت دُنیا کے تمام ممالک سے بدتر ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ احمدیوں کے سالانہ جلسے کیوں بند کئے گئے۔ احمدیوں کے اجتماعات پر کیوں پابندیاں لگائی گئیں۔ کیا احمدی مقررین اپنی تقریروں میں پاکستان کے خلاف بغاوت کی تعلیم دیتے تھے۔ یا انتہائی "پاک و صاف" پاکستان میں بے حیائی کا پرچار کرتے تھے؟ کیا احمدی اجتماعات اس لئے بند کئے گئے کہ احمدی ایک جگہ جمع ہو کر پاکستان کے خلاف منصوبے بناتے تھے؟ —— خدا کی قسم ہرگز ایسا نہیں ہے۔ تمام انصاف پسندوں اور ہوشمندوں کو دعوتِ عام ہے کہ وہ پاکستان میں احمدیوں کے سالانہ جلسوں اور اجتماعات کی آڈیو وڈیو کیسٹس ملاحظہ کریں اور پھر خود ہی فیصلہ کریں کہ احمدی جلسے و اجتماعات کس مقصد کے تحت منعقد کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح احمدی اخبارات و رسائل کا مطالعہ کیا جائے۔ کبھی آج تک ایسا نہیں ہُوا کہ کسی پاکستانی احمدی اخبار و رسالہ نے پاکستان کے خلاف کبھی کوئی آواز اُٹھائی ہو یا بغاوت کی تعلیم دی ہو، یا قانون شکنی کی حوصلہ افزائی کی ہو۔ پھر سب سے عجیب بات یہ ہے کہ بھلا کھیلوں، جشنوں اور خوشی کی تقریبوں پر پابندی کس جواز کے تحت لگائی گئی ہے!؟

تمام دُنیا میں شاید ہی کوئی قوم ایسی ہو جس پر اُس کے اپنے ہی ملک میں باوجود اندھے قانون کی پاسداری کے پھر بھی ظلم و ستم انتہا تک پہنچا دیا گیا ہو۔ ایسے مظالم جو پاکستانی احمدیوں پر ڈھائے جا رہے ہیں اُن کی مثالیں آپ کو آج کی دُنیا میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گی۔ اس موقع پر ساتھ ہی یہ عجیب تجربات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ صفحۂ دُنیا پر آج جن جن مظلومین پر مظالم برپائے جا رہے ہیں وہ بھی ساتھ ساتھ حتی المقدور بدلے لیتے جا رہے ہیں۔ بعض ظالمانہ قوانین کو نہ مان کر مقابلہ آرائی پر تیار ہو جاتے ہیں۔ بعض ظالم قوم کے اُن افراد پر جو ظلم میں شامل ہیں گولیاں برسا کر اپنے دل ٹھنڈے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مقابل پر مساجد اور عبادت خانوں پر بم پھینک دیئے جاتے ہیں۔ لیکن اس وقت صفحۂ دُنیا پر صرف اور صرف ایک احمدی قوم ہی ایسی ہے جو ظالمانہ قوانین کا بھی لحاظ رکھے ہوئے ہے۔ جب انہیں قانوناً "مساجد" کو "مساجد" کہنے سے روکا گیا تو وہ مساجد کو مجبوراً "بیت" کہنے اور لکھنے لگے۔ اور جب قانون نے اذان دینے کی اجازت نہ دی تو وہ بغیر اذان کے ہی نمازیں ادا کرنے لگے۔ خوشی کی تقاریب ملتوی کر دیں۔ پابندی کے بعد سے آج تک کوئی سالانہ جلسہ اور اجتماع منعقد نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود کو "علیہ السلام" لکھنے کی بجائے دِل میں ہی "علیہ السلام" بول لیتے ہیں۔ صحابہ کو "رضی اللہ عنہ" دِل میں ہی کہہ لیتے ہیں۔ اُن کے سامنے عملہ پولیس نے مساجد سے کلمہ طیبہ مٹایا۔ ہتھوڑیوں اور چھینیوں سے توڑا۔ لیکن وہ دلوں پر چلنے والی ان ہتھوڑیوں اور آریوں کو برداشت کرتے رہے۔ اور کر رہے ہیں۔ قرآن مجید کو مساجد سے نکال کر پَیروں تلے روندا گیا، جلایا گیا۔ درجنوں مساجد کو شہید کر دیا۔ گھروں اور دُکانوں کو آگ لگائی گئی۔ عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ بچوں سے سکولوں میں ناروا سلوک کیا گیا۔ احمدی سرکاری ملازمین کو بہانے بنا بنا کر نوکریوں سے نکال دیا گیا۔ ان کی ترقیاں روکی گئیں۔ خلاصہ یہ کہ آج بہت سے معصوم احمدی بغیر کسی قصور اور بغیر کسی گناہ کے پاکستان کی جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے مشقتوں اور صعوبتوں سے بھری ہوئی زندگیاں گزار رہے ہیں۔ اور بعض نے محض اور محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنی گردنیں پاکستانی ظالموں کی تلواروں کے نیچے رکھ دی ہیں۔ تا وہ احمدیوں کے خون سے ہولی کھیل کر اپنے بغض و حسد اور نفرت و عناد کی آگ کو ٹھنڈا کر سکیں۔

یہ سزا ہے ان احمدیوں کی جو ایک عرصہ سے پاکستان کے ظالمانہ قوانین پر پورا اُترنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ نہ تو وہ ریلیاں کرتے ہیں اور نہ احتجاجی مظاہرے۔ نہ حکومت کے اعلیٰ عہدیداران کے پُتلے جلاتے ہیں۔ اور نہ ہی جب موقع ملے ظالم قوم کے افراد کا خون بہاتے ہیں۔ انہوں نے آج تک اپنے حقوق کے حصول کے لئے تلواروں اور بندوقوں کا استعمال نہیں کیا اور نہ ہی غیر قوموں کے سامنے اپنی حکومت کے خلاف دستِ سوال دراز کیا ہے۔ آج کی دُنیا کے مظلومین میں ایسی مثال آپ کو چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گی کہ باوجود ظلمِ عظیم کے اس قدر صبرِ عظیم دِکھایا جا رہا ہو۔

یہ اس لئے نہیں کہ پاکستان میں احمدیوں کی تعداد اس قدر کم ہے کہ وہ کسی قسم کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے۔ بعض دیگر مذاہب کے مقابلہ میں جو جرأت مظاہرے کرتے رہتے ہیں، پاکستانی احمدیوں کی تعداد بہرحال زیادہ ہے۔ ایسے فرقے و مذاہب جو پاکستان میں نہایت قلیل تعداد میں ہیں، اگر اُن کے مقدس عبادت خانوں کو نقصان پہنچایا جائے۔ تو وہ بھی مقابل پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مساجد اور عبادت خانوں کو بم دھماکوں سے اُڑا دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کے معزز لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتے ہیں۔ احمدی نوجوان چاہیں تو ایک ہی وقت میں پورے پاکستان کے مولویوں کا ناک میں دَم کر سکتے ہیں۔ آخری جلسہ سالانہ کے موقع پر جو ۱۹۸۳ء میں پاکستان میں ہُوا، تین لاکھ احمدیوں کا اجتماع تھا۔ اور اگر کبھی موقع ملے تو دس لاکھ سے بھی زائد نوجوان ایک جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ پھر وہ دوسروں کے مقابلہ پر وہ سب کچھ کر سکتے ہیں جس سچ کو دیکھنے کی پاکستانی حکومت طاقت نہ رکھے گی۔

لیکن سوال یہ ہے کہ ایسا ہوتا کیوں نہیں۔ اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ یہی تو جماعتِ احمدیہ اور خلافتِ احمدیہ کی صداقت کی دلیل ہے۔ خلیفۂ برحق نے نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا بھر کے احمدیوں کو یہ تعلیم دی ہے:

- جس جس حکومت میں رہیں ہر صورت میں اس کی وفاداری کریں۔
- قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ اور امن و امان کو قائم رکھیں۔
- ظلم کے مقابلہ پر صبر کا اعلیٰ نمونہ دِکھائیں۔
- اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جب جب ظلم بڑھے، دُنیا کے تمام رشتوں، تعلقات اور سہاروں کو نظر انداز کر کے صرف اور صرف خدائے واحد کے آستانہ پر جھکیں ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

اور یہی راز ہے احمدیوں کی طاقت کا کہ باوجود دبائے اور کچلے جانے کے وہ پھر بھی موسمِ بہار کے پھولوں کی طرح کِھل رہے ہیں۔ پاکستان نے حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی تقریروں کو بند کیا۔ تو وہ پوری دُنیا میں گونجنے لگیں۔ پاکستان کے الفضل پر پابندیاں لگیں تو الفضل انٹرنیشنل پوری آب و تاب کے ساتھ اپنے جلوے دِکھانے لگا۔ اور آج نہ صرف اہلِ پاکستان کو بلکہ پوری دنیا کو اس حقیقت کا پتہ چل رہا ہے کہ احمدی تو اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے شیدائی و فدائی ہیں۔ اور توہینِ رسالت کے یہ جھوٹے مقدمات صرف اور صرف بغض و حسد کے انتقامی جذبہ کے تحت ہیں۔ یہ طاقت اور ہمت، یہ برکت و سعادت خدائے رحیم و کریم کی عنایات کے بغیر ہرگز نہیں۔

یہ تو تصویر کا ایک رُخ ہے۔ لیکن اگر پاکستان کی ظالم حکومت اور انتہا پسند مولویوں نے خواہ وہ پاکستان کے ہوں یا دُنیا کے کسی خطے کے، اپنے اِس ذلیل وطیرہ کو نہ بدلا تو ماضی کے ظالم حکمرانوں کے انجام کو دھیان میں رکھتے ہوئے انہیں بھی اپنے انجام کی فکر کر لینی چاہیئے۔

(منیر احمد خادم)

### وقف جدید کے سال نو پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ

# مجموعی لحاظ سے بنگلہ دیش ہندوستان پاکستان کی جماعتیں باہر کی جماعتوں کی نسبت ترقی میں آگے بڑھنے لگیں

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آغاز اس ملک سے ہوا جو آج ان تین ملکوں میں بٹا ہوا ہے اور جہاں سے آغاز ہوا اس علاقے کا پیچھے رہ جانا ایک رنگ میں تکلیف کا موجب ہے

## "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ" کے بارہ گھنٹے روزانہ پروگراموں کے علاوہ "الفضل انٹرنیشنل" اور "ریویو آف ریلیجنز" کے باقاعدہ اور وسیع اشاعت کا ولولہ انگیز اعلان

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۳ء (۳۱ر فتح ۱۳۷۲ ہش) بمقام روز ہل ماریشس

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"۱۹۹۳ء کا سال جمعہ کے روز ہی سے شروع ہوا تھا اور جمعہ کے روز ہی ختم ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی برکتیں چھوڑ کے گیا ہے جو آئندہ ہمیشہ جاری رہنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سال اس حال میں اختتام پذیر ہو رہا ہے کہ اگلے سال کے لئے بھی بہت سی خوش خبریاں پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہے جن کا ذکر میں انشاء اللہ وقف جدید کے اعلان کے بعد دوسرے حصہ میں کروں گا جیسا کہ سابقہ روایات رہی ہیں۔ ہر سال کے آخر پر جو آخری خطبہ ہو اس میں

### وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

کیا جاتا ہے۔ وقف جدید کا آغاز ۱۹۵۷ء کے آخر میں ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب تک خدا تعالیٰ نے مجھے منصب خلافت پر فائز نہیں فرمایا میں اس وقت سے لے کر آخر تک وقف جدید میں ایک ناظم کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ اس پہلو سے اس تحریک سے مجھے ایک ذاتی قلبی وابستگی بھی ہے اور یہ اعلان کرتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ یہ تحریک اللہ کے فضل کے ساتھ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے اور اس کا فیض زیادہ وسیع ممالک پر محیط ہو رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے ۱۹۹۳ء کے سال کا اعلان کیا تو مجھے یاد ہے کہ میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ وقف جدید کا جو بیرون کا حصہ ہے یعنی وقف جدید کا ایک تعلق تو پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان سے ہے اور شروع میں وقف جدید انہی ممالک سے مخصوص رہی۔ چندوں کے اعتبار سے بھی اور خدمت کے اعتبار سے بھی۔ چند سال پہلے میں نے یہ اعلان کیا کہ جہاں تک چندوں کا تعلق ہے سب دنیا کو وقف جدید کی تحریک میں شامل ہونا چاہئے کیونکہ جب تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا تو ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں چندے جمع کئے جاتے تھے اور ساری دنیا پر خرچ کیا جاتا تھا۔ اب جبکہ ساری دنیا میں جماعتیں مستحکم ہو چکی ہیں تو اسی اصول کے تابع کہ "ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ" کوشش کرنی چاہئے کہ باہر سے چندہ اکٹھا کرکے اب ان ممالک میں وقف جدید کے مقاصد پر خرچ کریں۔ اس پہلو سے جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی اخلاص کے ساتھ لبیک کہا۔ گزشتہ سال کے آغاز پر میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ بیرون پاکستان کا چندہ اب کروڑ کے قریب پہنچ چکا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت ذرا مزید کوشش کرے تو اس سال کے اختتام تک انشاء اللہ بیرون کا چندہ ایک کروڑ سے زائد ہو سکتا ہے جس وقت میں نے یہ اعلان کیا اس وقت پاکستان سمیت کل وعدہ جات ایک کروڑ باون لاکھ چھیالیس ہزار آٹھ سو چھیاسی روپے کے تھے اور بہت بڑی رقم جو درمیان میں رہ گئی تھی وہ وصولی کی تھی۔ پھر بھی مجھے یقین تھا اور یہ میرا لمبا تجربہ ہے کہ یہ جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے ایک اعجازی جماعت ہے۔ اس جماعت سے جتنی بھی بڑی توقعات کی جائیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں پورا کرتا چلا جاتا ہے اور حیرت انگیز طور پر بعض دفعہ ایک ناممکن بات بھی ممکن ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ پس اسی امید پر میں نے یہ اعلان کیا تھا۔ آج مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ۱۹۹۳ء میں

### وقف جدید کی مجموعی وصولی

ایک کروڑ اکانوے لاکھ روپے تک پہنچ چکی ہے۔ اس میں سے اگر پاکستان بنگلہ دیش وغیرہ کا حصہ نکال دیا جائے تب بھی ایک کروڑ تیس لاکھ روپے باہر کی وصولی ہے اور پاکستان، بنگلہ دیش اور بیرونی ممالک کی وصولی ملا کر ایک کروڑ اکانوے لاکھ اڑسٹھ ہزار باسٹھ روپے ہوتی ہے جہاں تک بیرون کے وعدوں کا تعلق ہے وہ ترانوے لاکھ انتیس ہزار تین سو بتیس روپے کے تھے جبکہ وصولی ایک کروڑ اٹھارہ لاکھ اکتیس ہزار تین سو پانچ روپے ۹۹ پیسے تک پہنچ گئی۔

پس خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت نے اس توقع کو بہت نمایاں طور پر پورا کیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح آئندہ بھی جماعت کا قدم ترقی کی طرف رواں دواں رہے گا جہاں تک

### جماعتوں کی آپس کی دوڑ

کا تعلق ہے میں نمونۃً چند جماعتوں کی مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آج بھی چند مثالیں آپ کے سامنے رکھنے کے لئے نکالی ہیں۔ مجموعی طور پر خدا کے فضل سے پاکستان کو دنیا بھر کی جماعتوں پر وقف جدید کے چندے کے لحاظ سے سبقت حاصل ہوتی ہے اور وہ باقی ممالک سے نمایاں طور پر آگے ہے۔ گزشتہ سال جب جماعتوں کے تمام چندوں اور چندہ وصیت وغیرہ کے متعلق میں نے موازنہ پیش کیا تھا اور یہ بتایا تھا جرمنی نے اس سال جماعت کی تاریخ میں پہلی

نمبر پہ پاکستان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اس پر مجھے پاکستان سے بہت سے احتجاج کے خطوط ملے۔ شکووں کے خط ملے۔ جیسے میں نے جرمنی کو زبردستی آگے کر دیا ہو اور یہ پڑھ کر مجھے لطف آتا تھا کہ ساتھ جوش کا اظہار تھا کہ بس ایک دفعہ غلطی ہو گئی اب ہم نے انہیں آگے نہیں نکلنے دینا اور اب ماشاء اللہ وقف جدید کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے جرمنی کو تیسرے نمبر پر کر دیا ہے اور تقریباً جرمنی سے دُگنے وعدے ہیں۔ یعنی اللہ کے فضل سے ساری جماعتیں سبقت فی الخیر کا ایک جذبہ رکھتی ہیں کہ اس کی مثال دنیا کی کسی اور قوم کسی اور جماعت میں نہیں مل سکتی۔ پاکستان نمبر ایک ہے اور امریکہ چالیس لاکھ تراسیٹھ ہزار روپے کی وصولی کے ساتھ دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ تیسرے نمبر پر جرمنی ہے اور جب تک ماریشس کا نام نہیں آتا میں یہ فہرست پڑھتا چلا جاؤں گا۔ چوتھے نمبر پر کینیڈا ہے پانچویں نمبر پر برطانیہ ہے۔ چھٹے نمبر پر انڈیا ہے ساتویں نمبر پر سوئٹزرلینڈ آٹھویں پر جاپان نویں پر انڈونیشیا اور دسویں نمبر پر ماشاء اللہ ماریشس ہے جماعت کی تعداد کے لحاظ سے ماریشس نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت نمایاں قربانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک فرمائے

فی کس قربانی کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ وقف جدید میں ہم نے دنیا کے کسی اور ملک کو آگے نہیں نکلنے دینا اس سال بھی خدا کے فضل سے وہ اول نمبر پر قائم رہے ہیں۔ چنانچہ فی کس وصولی کے لحاظ سے یعنی اسی پونڈ سے کچھ زائد فی کس چندہ وقف جدید چندہ دہندگان نے ادا کیا جو خدا کے فضل سے غیر معمولی قربانی ہے کیونکہ بے شمار دوسرے چندے بھی ہیں اور وقف جدید ان میں نسبتاً چھوٹی حیثیت کا چندہ ہے اس میں انہوں نے نہ صرف یہ کہ نمایاں طور پر غیر معمولی قدم آگے بڑھایا ہے بلکہ جاپان جو کبھی ان کے قریب تھا اسے تقریباً نصف فاصلہ پر پیچھے چھوڑ گئے ہیں جاپان کا فی کس وعدہ ۴۷ پونڈ ہے۔ بیلجیم ایک چھوٹا سا ملک ہونے کے باوجود خدا کے فضل سے تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ جماعت میں تبلیغ کے لحاظ سے بھی غیر معمولی جوش ہے ان کی وصولی فی کس کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے اور امریکہ بہت معمولی فرق کیساتھ چوتھے نمبر پر اور نمبر پانچ پر جرمنی ہے اگر دسویں نمبر پر ماریشس ہوتا تو میں پوری لسٹ پھر پڑھ جاتا تاکہ آپ کا نام پھر سامنے آجائے لیکن ایک اور لسٹ ہے جس کے لحاظ سے آپ کا نام سامنے آنے والا ہے ماشاء اللہ۔

ایک پہلو سے افریقہ کا ایک ملک نمایاں طور پر سب دنیا سے آگے نکل گیا ہے اور وہ پہلو چندہ دہندگان کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کرنے کا ہے یعنی وقف جدید میں جتنے پہلے چندہ دینے والے تھے ان میں کتنا مزید اضافہ ہوا ہے۔ اس لحاظ سے سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا گھانا ہے ان کی تعداد ۱۹۹۲ء میں صرف ۲۵۲۰ تھی اور اب ماشاء اللہ ۹۹۷۰ ہو گئی ہے۔ جماعت گھانا بھی ہر پہلو سے بیدار ہو رہی ہے اور ماشاء اللہ بہت دور دور پھیلا ہے۔ جہاں پر ابھی بہت زیادہ کام کی گنجائش ہے نمبر تین پر فلسطین ہے جنہوں نے سو فیصد سے بھی زائد چندہ دہندگان کی تعداد بڑھائی۔ پھر انڈونیشیا ہے پھر بیلجیم اور چھٹے نمبر پر ماریشس کی باری ہے۔ جہاں ۸۴۳ وعدہ دہندگان کی تعداد خدا کے فضل سے بڑھ کر ۱۱۴۳ ہو چکی ہے اور جس طرح میں نے یہاں جماعت کو مخلص پایا ہے اور ہر فرد بشر سے ملاقات کر کے میں نے یہاں اندازہ لگایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ معمولی سی توجہ کرنے سے آئندہ سال تعداد کے لحاظ سے بھی یہاں غیر معمولی اضافہ ہو سکتا ہے ساتویں نمبر پر سوئٹزرلینڈ ہے۔

مختلف جماعتوں کے آگے بڑھنے میں

## منتظمین کی محنت و خلوص

اور دعاؤں کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے وہ جماعتیں جو صفر کے قریب ہوتی ہیں۔ جب ان میں انتظامیہ میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ مخلص فدائی کارکن آگے آئیں تو غیر معمولی طور پر وہاں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور صفر کے قریب ہونے کی بجائے وہ سو کے قریب پہنچ جاتی ہیں۔ یہ عمومی طور پر سب دنیا میں ہمارا تجربہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کا اخلاص عالمی طور پر تقریباً یکساں ہی ہے۔ تمام دنیا کے احمدی قربانی اور فدائیت کے جذبے اور اخلاص میں ایک لحاظ سے برابر کی چوٹ ہیں لیکن انتظامیہ کمزور ہو جاتی ہے بعض جگہ انتظام کا تجربہ نہیں ہوتا۔ نئے نئے ممالک ہیں ان کو سلیقہ نہیں کہ کس طرح کام کرنا ہے کس طرح دل بڑھانا ہے اور ہر فرد بشر تک پہنچنا ہے۔ جتنی بھی خامیاں دکھائی دی گئی ہیں وہ کارکنوں کی کمزوری یا ناتجربہ کاری کی وجہ سے ہیں۔ یہی گھانا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے لمبی چھلانگیں مار کر آگے نکلا ہے ایک زمانہ میں بہت پیچھے تھا۔ اب انتظامیہ میں ایک بیداری بھی پیدا ہو رہی ہے ایک نیا ولولہ پیدا ہو رہا ہے۔ تجربہ بڑھ رہا ہے۔ تبلیغ کے میدان میں بھی گھانا اب ———— بڑے زور سے آگے بڑھ رہا ہے اور چندوں کے میدان میں بھی اب خدا کے فضل سے بیداری کے آثار نمایاں ہیں۔ اس لئے تمام دنیا کے امراء کو اپنی انتظامیہ کے معیار پر نگاہ رکھنی چاہیئے اور جہاں انہیں کمزوری دکھائی دے تو یقین کریں کہ جماعت کے اخلاص کی کمزوری نہیں۔ یہ انتظامیہ کی کمزوری یا ناتجربہ کاری ہے۔ اس پہلو سے امیر اگر اپنے ہر شعبہ پر نظر رکھے اور سال کے آغاز ہی سے کمزور شعبوں کو خاص توجہ دے کر آگے بڑھانے کی کوشش کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ سال کے آخر تک یہ ساری کمزوریاں دور نہ ہو جائیں۔

دنیا کے ہر ملک کے متعلق

## میرا تجربہ

یہی ہے کہ جہاں انتظامیہ کو بہتر بنایا گیا وہاں اللہ کے فضل سے جماعت نے ضرور ساتھ دیا ہے کبھی شکوہ نہیں ہوا کہ جماعت کمزور ہے جماعت تیار بیٹھی ہے اخلاص کے ساتھ جواب نہیں دیتی۔ کیونکہ اس جماعت کی گھٹی میں لبیک اللھم لبیک لکھ دیا گیا ہے یہ اللہ کی تقدیر ہے جو جاری ہو چکی ہے اس لئے جماعت کے اخلاص کے بارے میں میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی کبھی کوئی شکوہ پیدا نہیں ہوگا منتظمین کو بیدار رہنا چاہیئے اور توجہ کرنی چاہیئے۔ امریکہ نے جو غیر معمولی طور پر وقف جدید میں کامیابی حاصل کی ہے اس کا سہرا ابھی ایک حد تک وہاں کے مستعد سیکرٹری وقف جدید انور محمود خان صاحب کے سر پر ہے اور امیر صاحب یو۔ ایس۔ اے نے خاص طور پر ان کی محنت کی تفصیل بھیجی ہے تاکہ ان کو دعا میں یاد رکھا جائے۔ اسی طرح باقی سب دنیا میں جو مخلصین خدمت دین پر مامور ہیں ان کو آپ سب اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

وصولی کی اجتماعی حیثیت کے لحاظ سے یعنی وقف جدید کے تمام شعبوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے دنیا بھر کی دنیا میں تو زیادہ شعبے نہیں ہیں لیکن پاکستان میں وقف جدید کے اور بھی شعبے ہیں۔ مثلاً بالغان کا چندہ ہے اطفال کا چندہ ہے۔ اس کے علاوہ دفتر جو ان وقف جدید کے مختلف شعبے جاتے ہیں ان کا الگ الگ چندہ ہوتا ہے پھر دفتر پار کری تحریک کے لئے الگ چندہ ہے۔ تو ان سب شعبوں کو مجموعی طور پر ملحوظ رکھتے ہوئے پاکستان کی جماعتوں کا مقابلہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کراچی سارے پاکستان کی جماعتوں میں اول نمبر پر ہے۔ ربوہ دوسرے نمبر پر ہے لاہور تیسرے نمبر پر فیصل آباد چوتھے اور سیالکوٹ پانچویں نمبر پر ہے اسلام آباد چھٹے نمبر پر گوجرانوالہ نمبر سات۔ راولپنڈی نمبر آٹھ پر ہے گجرات نمبر نو اور شیخوپورہ دسویں نمبر پر ہے۔

جہاں تک دفتر اطفال یعنی محض بچوں سے چندہ اکٹھا کرنے کا

تعلق ہے، اس میں بھی کراچی تمام پاکستان کی جماعتوں میں سبقت لے گیا ہے اور ربوہ کی بجائے لاہور دوسرے نمبر پر آتا ہے اور تھوڑے سے فرق کے ساتھ ربوہ پھر فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی، سیالکوٹ، شیخوپورہ، سرگودھا اور پھر کوئٹہ کی باری ہے۔ یہ مختصر کوائف میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ تمام دنیا کی جماعتیں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں، لیکن دعا میں صرف اپنے آپ کو یاد نہ رکھیں بلکہ سب دنیا کی جماعتوں کو یاد رکھیں خصوصیت سے وہ جماعتیں جو غیر معمولی قربانی کرکے آگے بڑھ رہی ہیں، ان کے لیئے جزاء کی دعا کرنی چاہیئے اور جو پیچھے رہنے والی ہیں ان کے لئے آگے بڑھنے کی دعا کرنی چاہیئے۔ ہماری دعاؤں میں اجتماعیت ہونی چاہیئے اور یہ نہ ہو کہ ہر جماعت صرف اپنے لئے دعا کرے۔ پس میں تمام دنیا کی جماعتوں کو تمام دنیا کی جماعتوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں اور خصوصیت سے جو محنت کرنے والے کارکنان ہیں ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں تاکہ ہمارا آئندہ سال پہلے سے بہت بڑھ کر بابرکت ثابت ہو۔

اس ضمن میں یہ عجیب اتفاق ہے یا اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے کہ ماریشس کی سرزمین سے میں نے وقف جدید کے اگلے سال کا اعلان کرنا تھا اور ماریشس کے ہی ایک مخلص نوجوان جو واقف زندگی ہیں یعنی عبد الغنی جہانگیر ان کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں وقف جدید کے متعلق ہی کچھ دکھایا اور تقریباً مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے انہوں نے مجھے تعجب سے مجھے یہ رؤیا لکھا جو بہت معنی خیز ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رؤیا دیکھا جس کا دل پر گہرا اثر ہے لیکن سمجھ نہیں آرہی کہ کیا مطلب ہے؟ میں نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ ایک میز کی طرح ہے جس کی ٹانگیں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں لیکن وقف جدید کی اور تحریک جدید کی دو ٹانگیں باقی ٹانگوں سے زیادہ تیز بڑھ رہی ہیں۔ یہاں تک کہ دیکھتے دیکھتے وقف جدید کی ٹانگ بہت ہی زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھنی شروع ہو گئی۔ تحریک جدید کی ٹانگ نے پوری کوشش کی کہ ساتھ مقابلہ کرے لیکن نہ کر سکی تو اچانک میں نے دیکھا کہ تحریک جدید کی ٹانگ میں بولنے کی طاقت پیدا ہوئی اور اس نے کہا بس بس! اب میں اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی تم بڑھنا کم کر دو۔ ملا کر دو۔ وقف جدید کی ٹانگ نے جواب دیا یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ میں اپنے اختیار سے نہیں بڑھ رہی مجھے بڑھنا ہی بڑھنا ہے۔ اس کی تعبیر کچھ تو چندوں کی شکل میں نظر آرہی ہے جس تیز رفتاری کے ساتھ وقف جدید کے چندے گزشتہ سالوں کے مقابل پر بڑھ رہے ہیں اتنا تیز اضافہ تحریک جدید میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ برکت والی تعبیر کے متعلق امید رکھتا ہوں کہ وہ تعبیر پوری ہوگی اور وہ یہ ہے کہ وقف جدید کے عمل کا میدان ہندوستان بنگلہ دیش اور پاکستان ہے۔ اس وقت یہ صورت ہے کہ تحریک جدید کے تابع جو دوسری جماعتیں ہیں وہ بہت زیادہ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں اس لئے مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ جہانگیر صاحب کی یہ خواب ان معنوں میں پوری ہو کہ اچانک دیکھتے دیکھتے بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان کی جماعتیں اس تیزی سے آگے بڑھنے لگیں کہ باہر کی جماعتوں سے آگے نکلنے لگیں اور وہ احتجاج کریں کہ تم کچھ بڑھنا کم کر دو اور وہ یہ جواب دیں کہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ ہمارے رب کی تقدیر ہے جسے ہم بدل نہیں سکتیں اور خدا کرے کہ میری یہ تعبیر سچی نکلے اور اس کو سچا ثابت کر دکھلانے میں ان جماعتوں کو جو محنت کرنی ہے، جو دعا کرنی ہے جس اخلاص سے خدمت کرنی ہے ہم سب مل کر ان کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق بخشے اور واقعتہً یہ نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آغاز اس ملک سے ہوا جو آج ان تین ملکوں میں بٹا ہوا ہے یعنی بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان اور جہاں سے آغاز ہوا اس علاقے کا پیچھے رہ جانا ایک رنگ میں تکلیف کا موجب ہے۔ یہ درست ہے کہ وہاں مخالفت بھی غیر معمولی طور پر زیادہ ہوتی ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی تقدیر فیصلہ فرما لے تو مخالفت کی کوکھ سے تائید کے ایسے دریا بہہ نکلتے ہیں اور اس قدر قوت سے وہ پھوٹتے ہیں کہ پھر دنیا کی مخالفانہ طاقتوں کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ پس یہ جو آواز عبد الغنی جہانگیر کو سنائی دی گئی ہے کہ وقف جدید کی تحریک کہتی ہے میرا بس کوئی نہیں۔ چاہوں بھی تو رک نہیں سکتی اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کا فضل ہے جو مجھے بڑھاتے ہوئے آگے لے جا رہا ہے اس لئے اس معاملے میں میرا کوئی اختیار نہیں خدا کرے جن معنوں میں میں نے اس کی تعبیر سوچی ہے اللہ انہی معنوں میں ہماری توقعات سے بڑھ کر اس کی تعبیر کو پورا فرمائے۔

اب میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئے سال کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ماریشس کی سرزمین کی یہ خوش قسمتی ہے کہ آج اس مبارکباد کے ساتھ جو میں

## ایک تاریخی تحفہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں

پیش کرنے والا ہوں اس کے اعلان کی سعادت اس سرزمین کو حاصل ہو رہی ہے اور وہ تاریخی تحفہ یہ ہے کہ جب ہم نے سیٹلائٹ کے ذریعہ سب دنیا سے رابطے کا آغاز کیا تو جمعہ کا ایک گھنٹہ یا کچھ زائد وقت، یا کچھ خطبوں اور اجتماعات کے موقعہ پر ایک دو گھنٹے زائد ملا کرتے تھے احباب جماعت عالمگیر کی طرف سے بار بار اس خواہش کا اظہار ہوتا تھا کہ آپ نے عادت ڈال دی ہے اب ایک ہفتہ انتظار نہیں ہوتا کوشش کریں کہ خواہ کچھ بھی خرچ کرنا پڑے روزانہ یہ پروگرام جاری ہو آج میں نئے سال کے تحفہ کے طور پر ماریشس کی سرزمین سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ سے ایشیا کے لئے جاپان سے لے کر افریقہ تک اور اس علاقے میں براعظم آسٹریلیا بھی شامل ہے، ہفتہ میں ایک گھنٹہ کی بجائے ہفتہ میں ساتوں دن بارہ گھنٹے روزانہ پروگرام چلا کرے گا اور خدا کے فضل سے یہ پروگرام اب مستقل طور پر اسی سیارے سے جاری رہے گا جس کا جماعت کو علم ہو چکا ہے اور وہ اپنے انٹینا کے رخ اس طرف کئے بیٹھے ہیں اب بیچ میں تبدیلیاں نہیں ہوں گی پہلے جو بار بار تبدیلی کرنی پڑتی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک گھنٹے کی اہمیت کوئی نہیں ہے۔ بڑی بڑی کمپنیاں ایک گھنٹے والے کو سرکا کے کبھی ادھر پھینک دیتی ہیں کبھی ادھر پھینک دیتی ہیں جو بڑے گاہک ہیں ان کی خاطر ایک گھنٹہ والے کو قربان ہونا پڑتا ہے۔ جب ہم اصرار کرتے تھے کہ ہمیں لندن کے ڈیڑھ بجے والا وقت ضرور رکھنا ہے تو کہتے تھے اچھا پھر ہم تمہیں کسی اور سیارے میں پھینک دیتے ہیں۔ اب ہمارا ان کے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ معاہدہ آئندہ سالوں میں بھی جاری رہے گا اور یہ سیارہ جو ہمارے لحاظ سے بہت زیادہ موزوں ہے اس کے ذریعہ آئندہ تمام ایشیا کی جماعتیں تمام افریقہ کی جماعتیں اور خدا کے فضل کے ساتھ شمالی افریقہ کی جماعتیں بھی (جنوبی افریقہ کے متعلق ابھی یقین سے نہیں کہہ سکتا غالباً وہ بھی شامل ہوں گے) اور آسٹریلیا بھی۔ یہ سارے ممالک جن کا میں نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ روزانہ بارہ گھنٹے کا پروگرام سن سکیں گے اور دیکھ سکیں گے۔

جہاں تک یورپ کا تعلق ہے سر دست ہم نے روزانہ ۳ گھنٹے کا وقت حاصل کر لیا ہے اور اس کے اندر شمالی افریقہ بھی شامل ہے یعنی یورپ کا یہ جو دائرہ ہے شمالی افریقہ تک بھی محیط ہے یعنی وہ دونوں طرف سے ہمارے پروگرام سن سکے گا اور سارا افریقہ اس کی پیٹھ میں ایشیا اور یورپ کو ملا کر آجاتا ہے روس کا آخری کنارہ جو مشرق کی طرف ہے وہ بھی اس میں شامل ہے اور مغرب کی طرف اور جنوب کی طرف پرتگال کا ملک شامل ہے شمال میں ناروے کا انتہائی شمالی حصہ شامل ہے انشاء اللہ تعالیٰ اب یورپ میں بھی

اور ساتھ تعلق رکھنے والے حصے میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے یقیناً ساڑھے تین گھنٹے روزانہ کا پروگرام بنایا جایا کرے گا۔ سب سے بڑی مشکل جو زیادہ وسیع پروگراموں کے سلسلہ میں پیش آتی ہے وہ "سافٹ ویئر" (SOFT WARE) یعنی پروگراموں کی تیاری ہے۔ بارہ گھنٹے روزانہ کا پروگرام ویڈیو پر بنانا یہ اتنا بڑا کام ہے کہ عام آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہی ایک جھجک تھی جس کی وجہ سے میں نے پچھلے سال خواہش کے باوجود اس کو ملتوی کر دیا تھا۔ اب حالات کے تقاضے ایسے ہیں کہ اسے ملتوی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ غیر معمولی طور پر مختلف ملکوں کی مختلف قوموں کو مختلف مزاج کے لوگوں کو مختلف زبانیں بولنے والوں کا احمدیت کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے اور طلب اتنی بڑھ چکی ہے کہ ناممکن ہو گیا ہے کہ جماعت احمدیہ محض لٹریچر کے ذریعہ ان پیاسوں کی پیاس بجھا سکے۔ لازم ہو گیا تھا کہ ہم ایک وسیع پروگرام کے ذریعے دنیا کی اکثر آبادی تک ٹیلی ویژن کے ذریعہ پہنچ سکیں۔ خدا کے فضل سے ڈش انٹینا کا رواج دنیا میں اب بہت بڑھ گیا ہے۔ ہم جس دائرے میں کام کر رہے ہیں اس میں تازہ ایک کروڑ سے زائد آدمی ان پروگراموں کے دیکھنے والے ہوں گے۔ ہم نے جو ڈش انٹینا کا سٹیشن لیا ہے وہ ایسا ہے کہ اس علاقہ میں آج جو ہر دلعزیز پروگرام دکھائے جا رہے ہیں ان کے بالکل قریب واقع ہے اس لئے ہندوستان کے لوگ جس ڈش انٹینا کے ذریعے اپنے پسندیدہ پروگرام دیکھتے ہیں اسی پر وہ ہمارے پروگرام بھی سن اور دیکھ سکیں گے اس پہلو سے

## جماعت کی تبلیغ کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا ہے

جہاں تک پروگراموں کا تعلق ہے گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے انگلستان کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں خواتین اور مرد سینکڑوں کی تعداد میں محنت کر رہے ہیں ان کے گروپ بنا کر میں نے ہدایت کی تھی کہ اس طرح کام کرو تو ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ اللہ کے فضل سے تقریباً جنوری کے بیس دنوں کا پروگرام یعنی بارہ گھنٹے روزانہ کے حساب سے تو وہ مکمل کر چکے ہیں اور باقی کام ابھی جاری ہے علاوہ ازیں باقی دنیا کی جماعتوں کو میں نے نصیحت کی تھی اور تفصیل سے ہدایتیں دی تھیں کہ آپ اپنے اپنے ملک کے نقطہ نگاہ سے اور اپنے ہاں بولی جانے والی بولیوں کے نقطہ نگاہ سے خود پروگرام بنائیں۔ اگر بنگلہ دیش چاہتا ہے کہ بنگلہ دیش میں جماعت کا پروگرام عمدگی سے اعلیٰ مقاصد کو پورا کرتے ہوئے دکھایا جائے تو اصل ذمہ داری بنگلہ دیش جماعت کی ہے کہ وہ بہترین پروگرام تیار کریں اور ہمیں بھجواتے جائیں اور ہمارے پاس وقت اتنا ہے کہ ہم انشاء اللہ کھلا وقت ان کو دیتے چلے جائیں گے۔ اگر افریقہ کے کچھ ممالک مثلاً غانا چاہتا ہے کہ ہماری مقامی زبانوں میں ہمیں ٹیلی ویژن کا پروگرام پہنچایا جائے۔ نائیجیریا چاہتا ہے۔ سیرالیون چاہتا ہے۔ گیمبیا چاہتا ہے تو ان سب کا فرض ہے کہ اپنی اپنی زبانوں میں پروگرام بنائیں اور ہمیں بھیجتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ بارہ گھنٹے بھی کم ہو جائیں اور زیادہ وقت کی ضرورت پڑے اور اس پہلو سے ہم نے معاہدے میں یہ بات شامل کر لی ہے کہ جہاں بارہ گھنٹے سے زائد ہمیں ضرورت پڑے گی تم نے کسی اور کے پاس یہ وقت نہیں بیچنا بلکہ پہلے ہم کو پیش کرنا ہو گا اگر ہم تیار ہوں گے تو انشاء اللہ جتنے زیادہ وقت کی ضرورت ہو گی اتنا وقت لے لیا کریں گے۔ جاپان کو چاہئے کہ اپنے لئے جاپانی پروگرام بنائے۔ کوریا کو چاہئے کہ کورین زبان میں پروگرام بنائے۔ غرضیکہ اب دنیا کی جماعتوں کے لئے ایک عظیم کام ہے۔ کھلی دعوت ہے آئیے

## شوق سے آگے بڑھیں

بھرپور حصہ لیں اگر پاکستان چاہتا ہے کہ سندھی پروگرام بھی چلیں اور بلوچی پروگرام بھی چلیں اور سرائیکی پروگرام بھی چلیں اور پنجابی پروگرام بھی چلیں اردو پروگرام بھی چلیں تو پاکستان کی جماعتوں کو چاہئے پروگرام بنا کر ہمیں بھجوانے چاہئیں۔

جہاں تک مرکزی پروگراموں کا تعلق ہے اس سلسلے میں سب سے اہم اور سب سے عظیم الشان پروگرام یہ بنایا گیا ہے کہ مسلسل خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہترین قرأت کے ساتھ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت ہوا کرے گی اور ہر آیت کے بعد مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ پیش کیا جایا کرے گا اور امید ہے انشاء اللہ ایک دو سال کے اندر اندر تمام دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں روزانہ کچھ نہ کچھ ترجمہ پیش کر سکیں گے۔ اب آپ دیکھیں کہ جن زبانوں میں جو ترجمہ کیا گیا ہے کتنے ہیں جن تک وہ پہنچ سکتا ہے۔ کتنے ہیں جو عربی زبان میں اصل متن کو پڑھ سکتے ہیں؟ اکثر ایسے ہیں جو ایک بھی نہیں سمجھتے۔ لیکن اچھی تلاوت سے سننا تو اور بھی دل پر اثر کرتا ہے اور اگر اچھی آواز میں پڑھ کر وہ ترجمہ سنایا جائے تو دلوں پر حیرت انگیز اثر مترتب ہوتا ہے اس لحاظ سے قرآن کریم کو مختلف زبانوں میں متعارف کروانے کے لئے ہمارے ترجمے کافی نہیں تھے ان کو کتابی صورت میں شائع کر کے پہنچانا دلچسپی لینے والوں تک پہنچانا بہت بڑا کام تھا اور عام طور پر ہر زبان کا ایک بڑا طبقہ ایسا ہے جو خواہش کے باوجود ہر چیز کو حاصل نہیں کر سکتا۔ نہ ان کو ہمارا پتہ ہے نہ ہمیں ان کا پتہ۔ جن کو خواہش ہے، ان کے پاس پیسے نہیں اور بہت بڑی تعداد میں ایسی قومیں بھی ہیں جن کی زبان میں ترجمے تو ہو چکے ہیں مگر ان کو پڑھنا ہی نہیں آتا۔ افریقہ اور بہت سے ایشیا کے ممالک میں بولی جاتی ہے اس میں اگر ترجمہ ہے تو اکثر لوگ پڑھ ہی نہیں سکتے۔ اسی طرح افریقہ کی دوسری بہت سی زبانیں ہیں جن کو پڑھنے والے موجود نہیں ہیں اور ہم ترجمہ کر چکے ہیں۔ اب ہم جماعت کے ذریعے غیروں کو بھی ان کی اپنی زبان میں قرآن کریم کی تعلیم روزانہ دیا کریں گے اور اچھی تلاوت کے ساتھ جب قاری پڑھتا تھا تو لوگ اس کی نقل بھی اتار سکتے ہیں۔ وہ تلاوتیں پیش کی جائیں گی جن میں قاری ٹھہر ٹھہر کر پڑھے گا۔ آرام سے سہولت کے ساتھ کسی جلدی کے بغیر پھر اس کا ترجمہ سمجھا سمجھا کر پڑھا جائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کے مطالب اور معانی تمام دنیا کے لئے عام کر دئے جائیں گے اور حضرت امام مہدی کے آنے کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ وہ خزانے لٹائے گا۔ غیر احمدی علماء تو دنیا کے خزانوں کی انتظار لئے بیٹھے ہیں کہ امام مہدی آئے تو دنیا کے خزانے لٹائے۔ ان کو کیا علم کہ دنیا کا سب سے بڑا خزانہ تو

## قرآن کریم کا خزانہ

ہے جو آسمان سے اترا ہے۔ ایسا خزانہ تو دنیا میں کبھی نازل نہیں ہوا تھا۔ اور یہی وہ خزانہ تھا جس کو بانٹنے کے لئے امام مہدی نے تشریف لانا تھا اور آج امام مہدی کے غلاموں کو یہ توفیق مل رہی ہے کہ انشاء اللہ یہ خزانہ اب گھر گھر بانٹا جائے گا۔

دوسرا اہم پروگرام زبانیں سکھانے کا ہے۔ جب وقف نو کی تحریک کی گئی تو اس وقت سے میرے دل میں یہ خلش تھی کہ ہم ہزاروں بچوں کو قبول تو کر بیٹھے ہیں۔ ان کی تربیت کیسے کریں گے۔ ان کو زبانیں کیسے سکھائیں گے۔ ان کی روزمرہ کی ابتدائی تربیت ان کی اپنی زبانوں میں کیسے کریں گے ہمارے پاس تو اتنے معلم نہیں ہیں کہ جہاں جہاں بچے ہیں وہاں معلم پہنچا دئے جائیں۔ ہمارے پاس اتنے زبان دان نہیں ہیں کہ جہاں جہاں زبان کے خواہشمند ہیں ان کو اہل زبان سے ان کی اپنی زبان سکھائی جائے اگر اربوں روپیہ بھی ہم خرچ کرتے تو یہ ناممکن تھا۔ جامعہ ربوہ میں ہی پورے استاد مہیا نہیں کہ جو عرب ہوں اور عربی کی تعلیم دے رہے ہوں۔ انگریز ہوں جو انگریزی کی تعلیم دے رہے ہوں فرانسیسی ہوں جو فرانسیسی کی تعلیم دے رہے ہوں غرضیکہ زبانیں سکھانے کا کام بہت ہی مشکل تھا اور سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسے کریں گے اور اب تک خدا کے فضل سے ۱۱ ہزار سے زائد واقفین نو بچے جماعت کو عطا ہو چکے ہیں۔ جب یہ پروگرام بنا تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک ایسا منصوبہ ڈال دیا جس کے ذریعے ہم دنیا کی بڑی زبانیں

اہل زبان کی زبان میں تمام دنیا کے احمدی بچوں کو اور بڑوں کو بھی ٹیلی ویژن کے ذریعے سکھا رہے ہونگے اور روزانہ یہ پروگرام جاری ہونگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس سلسلے میں جو دلچسپ بات ہے وہ یہ ہے کہ ٹیلی ویژن کا جو پروگرام دکھایا جا رہا ہوگا وہ بغیر کسی ایک زبان کے ہوگا۔ اور اس کے ساتھ مختلف چینل میں مختلف زبانیں سکھائی جا رہی ہونگی۔ فی الحال وسیع تر ٹیلی ویژن کا جو انتظام ہے یعنی بارہ گھنٹے روزانہ والا، اس میں ہمیں صرف دو چینل ملے ہیں یعنی بیک وقت، دو زبانیں اس پر دکھائی جا سکیں گی۔ جبکہ یورپ کے ساڑھے تین گھنٹے ٹیلی ویژن پر بیک وقت آٹھ زبانیں سکھا سکیں گے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ کسی زبان کو سکھانے کے لئے کسی اور زبان کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اگر "کری اول" CREOLE سکھائی ہے تو نہ وہ اردو میں سکھائی جائے گی نہ جرمن میں نہ انگریزی میں نہ فرنچ میں نہ کسی اور زبان میں سکھائی جائے گی۔ "کری اول" CREOLE کو "کری اول" CREOLE میں ہی سکھایا جائے گا اور اسی طرح بچے تعلیم پاتے ہیں۔ بچوں کے لئے کونسا آپ کوئی دوسری زبان کا سہارا ڈھونڈتے ہیں کہ بچے کو پہلے اردو میں انگریزی سکھائی جائے یا انگریزی میں اردو پڑھائی جائے۔ ماں باپ کی زبان بچے ان سے سیکھتے ہیں اور بغیر کسی دوسری زبان کے سہارے کے سیکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ اہل زبان بنتے ہیں۔ جب دوسری زبانوں کا سہارا نہ لیا جائے تو لفظ مضمونوں میں ڈھلتے ڈھلتے دماغ پر اتنا گہرا نقش ہو جاتے ہیں کہ اس مضمون کا کوئی بھی سایہ دکھائی دے تو وہ لفظ از خود ذہن میں ابھرتا ہے۔ ایک لفظ کے معانی کے جتنے بھی امکان ہیں وہ معانی کے سائے سمجھ لیں تو ایک لفظ میں جتنے بھی معانی کے سائے پائے جاتے ہیں وہ بچہ جس نے بغیر کسی مدد کے زبان سیکھی ہو، لفظ کے ہر شیڈ کو، ہر سائے کو براہ راست سیکھا ہو تو جہاں بھی وہ اس سائے کو دیکھتا ہے یا یہ سامنے آتے ہیں وہ لفظ از خود اس کے ذہن میں ابھرتا ہے۔ یہ جو کیفیت ہے، اس کو اہل زبان ہونا کہتے ہیں۔ ہماری زبان کا ماحول اس سے ذہن میں جذب ہو جاتا ہے اور کسی اور زبان کی مدد سے ذہن میں ترجمہ نہیں کرنا پڑتا ورنہ میں جب آپ سے فرنچ یا کری اول CREOLE زبان میں آپ سے بات کرنی چاہتا ہوں تو میں پہلے انگریزی سے فرنچ میں ترجمہ کرتا ہوں اور پھر اس کو یاد کر کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ بڑی مصیبت ہے اس طرح زبان سیکھتے اور سکھاتے ہوئے کتنی دیر لگے گی۔ جو زبان کا طریق اب ہم نے اللہ کے فضل سے ایجاد کیا ہے وہ بغیر کسی زبان کے سہارے کے ہوگا۔ اس ضمن میں ہمارے ایک مخلص دوست ڈاکٹر شمیم صاحب کو کچھ عرصہ پہلے بلا کر میں نے تفصیل سے یہ سکھایا تھا اور اب وہ خدا کے فضل سے خوب سمجھ چکے ہیں اور اس کے علاوہ انہوں نے چونکہ ذہن بہت ہی سائنٹفک پایا ہے۔ اس موضوع پر بہت سی کتابیں بھی پڑھ لی ہیں اور بہت سے ماہرین سے انٹرویوز بھی لے لئے ہیں۔ ان کو جس جس چیز کی ضرورت تھی وہ مہیا کر دی گئی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالےٰ جو نہی وہ تیار ہوں گے تمام دنیا میں جو مختلف اہل زبان ہیں وہ ان تصویروں کو دیکھ کر اپنے لفظوں میں اس مضمون کو بھریں گے اور تصویر ایک ہی ہوگی اس طرح اگر سو زبانیں سکھائیں تو سو سکھا سکتے ہیں۔ رفتہ رفتہ یورپ کے چینل پر تو ایک وقت میں آٹھ زبانیں سکھائی جا رہی ہوں گی اور آئندہ مارچ سے انشاء اللہ تعالےٰ ایشیا کے ٹیلی ویژن پر بھی بیک وقت آٹھ زبانیں سکھائی جا سکتی ہوں گی۔ نہ صرف چھوٹے بلکہ بڑے بھی بے تکلف زبانیں سیکھیں گے اور دنیا کے سامنے ایک نئے مثبت طرز کے ٹیلی ویژن کا آغاز ہوگا جہاں بے حیائی کی باتیں نہ سکھائی جا رہی ہوں گی۔ میوزک کے ذریعہ اخلاق کو خراب کرنے کی باتیں نہیں ہو رہی ہونگی۔ یہ بہت ہی لطیف اور پاکیزہ پروگرام ہونگے جو ایسے ہوں گے کہ انسانی ذہن اور دل کو جذب کرنے والے ہونگے اور اب دنیا کے سامنے پیش کئے جائیں گے

دیگر پروگرام

اس ضمن میں بعض دوسرے پروگراموں کا بھی ذکر کر دوں۔ ایک معلوماتی پروگرام ہم نے بچوں کے لئے رکھا ہے۔ صرف بچوں کے لئے نہیں بلکہ بڑے بھی اس میں شامل ہونگے۔ تمام دنیا کے ممالک کے متعلق باقاعدہ پروفیشنل طریق پر بنی ہوئی ویڈیوز ملتی ہیں۔ ان ملکوں کے جغرافیائی حالات، ان کی تاریخ کے حالات، ان کے کلچر کے حالات وغیرہ وغیرہ یہ پیش کئے جاتے ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ مغربی دنیا کے لوگ کوئی بات بھی پڑھانا چاہتے ہوں ان سے ناچ گانے کے بغیر پڑھائی نہیں جاتی اور وہ ہم شامل نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے ہم نے سوچا ہے کہ اکثر پروگرام جہاں تک ممکن ہو ہم خود بنائیں گے۔ اس کے لئے تمام دنیا کی جماعتوں کو ہدایت دی جا چکی ہے اور وہ تیاری کر رہے ہیں۔ پھر میوزک کے بغیر خوش الحانی سے نظمیں اور دوسرے گانے سنانے کے لئے اور بعض بچوں کو سکھانے کے لئے ہم نے ایسا پروگرام بنایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی، فارسی، اردو قصائد اور ان کے ترجمے مختلف زبانوں میں ترنم کے ساتھ پیش کئے جائیں۔ بچے کورس پیش کریں اور بڑے مل کر وہ گانے گائیں۔ اور ساری دنیا میں خدا کی حمد کے گیت گائے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام پورا ہو کر

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

ہم درود شریف بھی ترنم کے ساتھ پڑھا کریں گے اور اس کے معنے بھی دنیا کو سکھائیں گے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے علاوہ یہ وہ زائد چیزیں ہیں جن میں پاک حمد اور نعت کے گانے اور مختلف زبانوں میں مختلف ملکوں میں بنائی جانے والی نئی نظمیں بھی شامل کی جائیں گی۔ اس لحاظ سے بھی یہ بہت دلچسپ پروگرام ہوگا۔ پھر کھیلوں کا معاملہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام دنیا کے احمدی بہترین طریق پر کھیلوں کی تربیت حاصل کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

## العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان

علم تو دو ہی ہیں۔ ایک دین کا علم ہے اور دوسرا جسموں کا علم۔ جسموں کے علم میں ساری دنیا کی سائنسیں آجاتی ہیں۔ انسانی بدن کا علم بھی اور انسانی صحت کو قائم رکھنا اور اس کو آگے بڑھانے کا علم بھی۔ کھیلوں کا علم بھی علم الابدان میں شامل ہیں۔ پس کھیلوں کے اعتبار سے مشرق بہت پیچھے ہے اور کوئی ان کو سکھانا نہیں ہے کہ کیسے کھیلوں میں آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ ہم انشاء اللہ یہ انتظام کر رہے ہیں کہ اگر فٹ بال سکھانا ہے تو فٹ بال کے بہترین ماہرین فٹ بال سکھائیں۔ اور احمدی بچے ان سے ٹریننگ حاصل کریں اور ان کی ویڈیو دکھائی جائے۔ اور پھر بار بار یہ پروگرام دکھائے جائیں تاکہ لوگوں کو پتہ لگے کہ فٹ بال ہوتا کیا ہے؟ کس طرح کھیلنا چاہیئے؟ کیا کیا احتیاطیں ہیں جو برتنی چاہئیں؟ کیا داؤ پیچ ہیں جو استعمال ہو سکتے ہیں؟ پھر تیراکی کا مقابلہ ہے، اس کے متعلق بھی ہم ان لوگوں سے بہت پیچھے ہیں بلکہ سالوں پیچھے ہیں۔ بلکہ شاید پورا ایک صدی پیچھے ہوں۔ اتنا پیچھے ہیں کہ جو ابتدائی معیار ہوتے ہیں، ان کے ٹیسٹ TEST پر بھی ہم پورا نہیں اترتے۔ پس بڑی ضرورت ہے کہ اپنی غیرت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ان سب قسم کی کھیلوں کو جو اولمپک میں شامل ہیں اور جن میں مقابلے کئے جاتے ہیں، ہم تمام دنیا کے احمدیوں اور دوسروں کو بھی جو جماعت سے فیض حاصل کرنا چاہیں سکھانا شروع کریں اور جیسا کہ میں نے عرض کیا انشاء اللہ تعالےٰ کھیلوں کے پروگرام کے متعلق جو میں نے ٹیم مقرر کی ہے وہ جب یہ کام مکمل کر لے گی تو مختلف کھیلوں کے احمدی پروگرام بھی احمدیہ مسلم انٹرنیشنل ٹیلی ویژن پر آپ کو دکھائے جائیں گے۔ باہر سے پروگرام مل تو سکتے ہیں مثلاً تیراکی کا اور بیڈمنٹن وغیرہ کا بھی۔ لیکن ان میں کچھ مشکلات ہیں۔ اول یہ کہ یہ لوگ جب تک ننگے جسم نہ دکھالیں ان کو چین ہی نہیں پڑتا۔ فٹ بال کھانا چاہیں تو پھر بھی بے حیائی ساتھ جائے گی۔ تیراکی سکھانا چاہیں تو اور بھی زیادہ بے حیائی ساتھ آئے گی اور پھر میوزک کے بغیر تو وہ رہ ہی نہیں

سکتے۔ ہم نے سوچا ہے کہ اپنے پروگرام بنائیں۔ ماہرین ان کے ہوں، مزاج ہمارا ہو اور میوزک کی بجائے درود شریف پڑھے جائیں گے۔ میوزک کے بغیر خوبصورت آوازیں لیتے ہوں گے۔ حمد و ثنا ہوگی۔ وقفہ بھی بیچ میں لانا ہے تاکہ "مونوپلی" یعنی یکسانیت توڑی جائے، وہ وقفہ بھی پاکیزہ باتوں کا وقفہ ہوگا لیکن طبیعت اس سے لذت پائے گی تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ کھیلوں کا پروگرام بھی جاری ہو سکتا۔

چوتھا فائدہ یسرنا القرآن ہے۔ اس کو تمام زبانوں میں ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اگر ترجمہ کر بھی دیا جائے تو قرآن کا صحیح تلفظ سکھانا قاعدوں کے ذریعے ممکن ہی نہیں ہے۔ استاد کی لازماً ضرورت پڑتی ہے۔ پس ہم سلسلے میں بھی ہم خدا کے فضل سے پروگرام شروع کر چکے ہیں کہ تمام دنیا کی قوموں کو ان کی زبانوں میں قرآن کی تلاوت کرنے کا طریقہ سکھائیں۔ جیسے ہاتھ پکڑ کر بچوں کو سکھایا جاتا ہے اس طرح انگلی لفظوں پر رکھ رکھ کر ان کو سکھائیں گے۔ ہمارے پاس کھلا وقت ہے۔ وقت دے کر ان کو سکھائیں گے۔ پروفیشنل میں ایک یہ بھی مسئلہ ہے کہ چونکہ انہوں نے کمائی کرنی ہوتی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ معلومات تھوڑے وقت میں بھرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زبانیں بھی آپ ویڈیو کے ذریعے سیکھنے کی کوشش کریں تو تین گھنٹے، چار گھنٹے، چھ اور نو گھنٹوں سے زیادہ کی ویڈیو نہیں ملے گی۔ اور اس عرصے میں انسان تیزی کے ساتھ ان زبانوں کو جذب کر ہی نہیں سکتا۔ ہم نے جو پروگرام بنایا ہے خواہ وہ زبانوں کا ہو یا قرآن کریم پڑھنے لکھنے کا ہو وہ آرام سے چلے گا۔ ایک سال تک لکھنا پڑھنا سکھائے بغیر مسلسل زبان سکھائی جائے گی۔ جب زبانوں میں اتنی مہارت حاصل ہو جائے گی جیسے تین چار سال کا بچہ جو لکھنے پڑھنے کے قابل ہوتا ہے اسے مہارت ہو جاتی ہے اور پھر اسی طریق پر جیسے بچے کو لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے مختلف زبانیں لکھنی پڑھنی سکھائی جائیں گی۔ اور اسی طرح خدا کے فضل سے پورا وقت دے کر قرآن سکھایا جائے گا۔ اگر چار گھنٹے یا دس گھنٹے کی بھری فلم ہو تو اسے دیکھ کر اگر ایک آدمی زبان سیکھنا چاہے تو چند ایک ٹکسالی کے فقرے تو جان لے گا لیکن زبان کا فہم اسے نصیب نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے صبر اور تحمل کی ضرورت ہے۔ سیکھنا چاہیے اور ہم نے جو پروگرام بنایا ہے وہ ایسا ہی ہو گا۔ ایک ایک زبان سکھانے کی کئی سو گھنٹے کی ویڈیو ہوگی اور جب وہ آگے بڑھے گی تو سننے والے کے دل پر بوجھ نہیں ہو گا یا دماغ پر بوجھ نہیں ہو گا کہ میں جلدی سے یاد کر لوں۔ یہ استاد کا کام ہے اور اس ضمن میں جو نظام ہم نے بنایا ہے۔ وہ خدا کے فضل سے سارے عالم میں "یونیک" ہے بے مثل ہے۔ استاد کے دل پر اور دماغ پر بوجھ ہے کہ میں نے پڑھانا ہے اور یاد کروانا ہے۔ آپ آرام سے RELAX ہو کر بیٹھیں اور سنیں اور جو بات آپ سمجھتے ہیں کہ میں بھول گیا ہوں وہ دوبارہ پھر آئے گی۔ پھر آپ کو خیال ہو کہ کچھ یاد نہیں ہوا تو تیسری دفعہ پھر آئے گی۔ آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے جب تک آپ کو یاد نہ ہو جائے۔ جس طرح مائیں بچوں کو یاد کرواتی ہیں، اسی طرح آپ کے ماں باپ بن کر جماعت احمدیہ آپ کی تربیت کرے گی۔ تو یہ ایک عظیم الشان پروگرام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس سال ہمیں عطا کیا ہے اور آئندہ جاری رہنے والا اور بڑھتے چلے جانے والا پروگرام ہے۔ میں جماعت احمدیہ ماریشس کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے ماریشس سے اس پروگرام کو دنیا بھر میں منتشر کرنے کے لئے مالی قربانی بھی کی اور انتظامی طور پر بھی بہت مدد کی۔ اس سفر میں مجھے ماریشس کی جماعت نے بہت محبت اور اخلاص سے محنت کی ہے جس کا فیض اب ساری دنیا کو پہنچے گا۔ ساری دنیا کی جماعتوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اب وہ دعاؤں کے ذریعے ہماری مدد کریں۔ نئے سال کے آغاز پر ۷ جنوری سے انشاء اللہ یہ پروگرام مستقل طور پر جاری ہو چکے ہوں گے اور نئے پروگراموں کے لئے ہمیں جماعت کی مدد کی ضرورت ہوگی

## دو اور خوشخبریاں

دو خوشخبریاں اور بھی ہیں کہ ۷ر جنوری ہی کو انشاء اللہ تعالیٰ "الفضل انٹرنیشنل" بھی نئی سج دھج اور شان کے ساتھ مستقلاً جاری ہو جائے گا اور ۷ر جنوری کو ہی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق "ریویو آف ریلیجنز" بھی دس ہزار کی تعداد میں شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس کے لئے نوجوانوں کے ایک نئے بورڈ کی تشکیل کی گئی ہے جو کہ انگلستان میں پلنے اور بڑھنے والے ہیں۔ جماعت سے غیر معمولی محبت اور اخلاص رکھتے ہیں۔ دینی علم بھی حاصل کر چکے ہیں۔ وہ براہ راست مجھ سے مشورہ کر کے، اس نئے پروگرام کو کسی حد تک تشکیل دے چکے ہیں اور باقی دیتے رہیں گے۔ ہر امر میں میں نے انہیں کھلی چھٹی دی ہے کہ جب چاہیں اور مشورے کریں۔ خدا کے فضل سے یہ نیا ریویو تمام عالم میں ایک بہت گہرے رنگ میں اثر انداز ہو گا۔ آپ کو جتنے چاہئیں ہمیں بتائیں۔ ماریشس کو اگر انگریزی دان طبقہ یہاں موجود ہو مثلاً ۵۰۰ ریویو چاہئیں تو ابھی سے بک کرا لیں۔ بنگلہ دیش کو ہزار دو ہزار ریویو چاہئیں وہ ابھی سے بک کرا لیں۔ ہندوستان کو جتنے چاہئیں، وہ بک کروا لیں لیکن پتہ جانے اندھے طریق پر اکٹھے نہ کریں کہ ڈائرکٹریاں دیکھیں اور پتے اکٹھے کر لئے۔ ریویو، اگر مفت بھی دینا پڑا تو دیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ آنکھیں کھول کر پتے اکٹھے کریں۔ بعض ریویو آپ کو بھیج دیئے جائیں گے۔ ان کو لے کر بعض اہل علم سے ملیں، ان کو دکھائیں۔ اگر وہ دلچسپی لیں، ان میں شوق پیدا ہو اور وہ پیسے نہ دے سکتے ہوں تو پھر بے شک ان کے پتے ہمیں بھجوائیں بغیر کسی رقم کے وہ ریویو دیا جائے گا لیکن یہ کہ ڈائرکٹریاں دیکھ کر پتے اکٹھے کر لیں اس سے وقت کا بھی بہت نقصان ہوتا ہے اور پیسے کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ اہل علم اس میں دلچسپی لیں گے کیونکہ اس میں ایسے مضامین ہیں جن سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ غیر معمولی طور پر متاثر ہوں گے۔

پس خدا کے فضل سے یہ جو آج کے سال کا آخری جمعہ ہے اور آج کے سال کا آخری دن ہے یہ آئندہ سال کے لئے اور آنے والے سالوں کے لئے عظیم الشان خوشخبریاں لے کر آیا ہے اور میں ایک دفعہ پھر ماریشس کی جماعت کو یہ مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ خدا نے ان کو اس سعادت کے لئے چن لیا کہ اس سرزمین سے یہ اعلان ہو اور تمام دنیا کی جماعت کو نئے سال کی مبارک کے ساتھ یہ عظیم تحائف پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس لائق بنائے کہ خدا تعالیٰ کے ان نعمتوں کے شکرگزار بن سکیں۔ ان سے پوری طرح استفادہ کر سکیں اور وہ انقلاب جو میں فضا میں ظاہر ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں، جو ہوا میں محسوس کر رہا ہوں۔ میری توقعات سے بڑھ کر تیزی کے ساتھ آئے اور خدا کے فضلوں کی نئی برساتیں لے کر آئے، نئی بہاریں لے کر آئے، نئے نئے پھول گلشن احمد میں کھلتے ہوئے ہم دیکھیں نئے نئے رنگوں اور خوبصورتیوں کے ساتھ تمام عالم میں ہم ان کو سجائیں اور ان کی خوشبو سے ساری دنیا مہک جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۲۱-۲۷ جنوری ۱۹۹۴ء)

## دعائے مغفرت

محترم مولانا ظہور حسین صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۸ر جنوری ۹۴ء کو لاہور میں وفات پا گئی ہیں مرحومہ کے صاحبزادے مکرم کریم ظفر ملک صاحب نے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

# "چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار" (مسیح موعود)

ترتیب و پیشکش مکرم مولانا حمید الدین شمس صاحب مبلغ انچارج بنگال و آسام

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے میں مسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر متعدد مقامات پر پیش فرما کر اُمت کو انتباہ دیا تھا ساتھ ہی عظیم الشان خوشخبری سے سرفراز فرمایا کہ دلگیر ہونے کی ضرورت نہیں وہ اُمت کبھی ہلاک نہیں ہوسکتی جس کے ابتداء میں میں ہوں اور آخر میں امام مہدی مبعوث ہونگے جس کے ذریعہ اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب ہوگا۔ لہٰذا جب امام مہدی آئیں تو انہیں میرا سلام کہنا۔ (کنز العمال کتاب الفضائل) لہٰذا اسی لئے امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مسلمانوں میں متفق علیہ عقیدہ قرار پایا۔ (دینی سوالات کے جوابات از مودودی صاحب مشاہیر اسلام جلد ۱ صفحہ ۱۸ شائع کردہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ)

**انتظار :-** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان خوشخبری کے مطابق اُمت مسلمہ میں خاص طور پر اور دوسرے مذاہب میں عام طور پر شدت سے امام مہدی کا انتظار کیا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر "امام مہدی میری زندگی میں آ گئے تو اسلام کی سربلندی کے لئے میں ان کا ساتھ دوں گا۔ اور اس کے نتیجہ میں جہنم کی آگ سے آزاد ہوں گا۔"

(النسائی باب غزوۃ الہند و ابن ماجہ حاشیہ فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ)

چنانچہ تمنا عمادی یوں دعا گو ہیں کہ :-

ہو چکا امتحانِ صبر و رضا
اب نہیں وقت آزمانے کا
بھیج دے اب امام مہدی کو
یا طریقہ بتا بہلانے کا

جناب اثر نادا بخاری فرماتے ہیں کہ :-

اے جانشین احمد مختار آیئے
اے وارث ذوالفقار حیدر کرار آیئے
دین خدا کے قافلہ سالار آیئے
دین نبی کے مونس و غمخوار آیئے
جو تھے فلک پہ حضرت عیسیٰ ہیں منتظر
لے کر جلو میں عرش کے انوار آیئے
پھر بوریا نشیں ہوں تم پہ یہود و ہنود کی
پھر دریہ ستم ہیں یہ کفار آیئے
گھبرا گیا ہے قوم کو فسق و فجور نے
مٹنے کو اب ہیں دین کے آثار آیئے
اب حد سے بڑھ گئی ہیں مظالم کی سختیاں
جتنا بھی جلد ہو سکے سرکار آیئے
اب انتظار کرتے ہوئے تھک گئے ہیں ہم
ڈھلنے لگا ہے سایۂ دیوار آیئے
اب آ بھی جایئے گا اے منتظر امام
مدت سے منتظر ہیں عزادار آیئے
ارمان دید شوق زیارت لئے ہوئے
بیٹھے ہوئے ہیں طالب دیدار آیئے

(معارف اسلام صاحب الزماں نمبر ۳۶)

دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اپنے اپنے شاستروں کی پیشگوئیوں کے مطابق شدت سے منتظر تھے اخبار پرتاپ کرشن نمبر ۱۷ اگست ۱۹۲۷ء صفحہ ۷ میں یہی پکار کی گئی کہ :

"ہے یوگی راج کیا اپنے اس اقرار کو پورا نہ کرو گے آریہ جاتی کٹ شرد منی یہ جاتی رام کی نام لیوا ہے آپ کے نام کی مالا جپتی ہے اس لئے آؤ اور درشن دو مدن موہن آؤ۔"

عیسائی لوگ بھی آسمان کی طرف نظر لگائے بیٹھے تھے کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے زمین پر آئیں گے اور سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق عیسائی حساب دان ۱۸۹۸ء کا سن مقرر کر رہے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں مسٹر ڈینیل پی کی کتاب THE APPOUNTED TIME

الغرض اس موعود کے لئے ہر مذہب میں یکساں پیشگوئیاں ملتی ہیں اور علامات اور زمانہ ایک ہی قرار پاتا ہے دراصل اس موعود کے نام مختلف مذاہب میں علیحدہ علیحدہ ہیں لیکن وجود دراصل ایک ہے کیونکہ آخری زمانہ میں قرآنی وعدہ کے مطابق "واذا النفوس زوجت" کہ جب تمام نفوس ملا دیئے جائیں گے۔ اور ساری دنیا ایک بستی کی طرح ہو جائے گی لہٰذا ایسے زمانہ میں علیحدہ علیحدہ وجودوں کے آنے کی ضرورت نہ تھی۔ اور ایک عظیم الشان پیشگوئی تو خاص طور پر مشترک ہے جس کا تعلق انسانی ہاتھ سے بالا ہے۔ یعنی جب وہ موعود مبعوث ہوگا تو چاند اور سورج اس کی صداقت کی دلیل قرار پائیں گے۔

**ہندو دھرم :-** ہندو دھرم میں کلنکی اوتار کی آمد اور چاند اور سورج کے گرہن کی پیشگوئیاں ملتی ہیں۔ ہندو شاستروں میں کل یگ کے آخر میں پاپوں کے بڑھنے کا ذکر موجود ہے تو کلکی اوتار کا ظہور ہوگا جس سے کل یگ ختم ہو کر ست یگ شروع ہو جائے گا چنانچہ کل یگ کے ختم ہونے کا ایک نشان یوں بیان ہوا ہے۔

यदा चन्द्रश्च सूर्यश्च
तिष्य बृहस्पती तथा
राशौ समेष्य नितनथा
भवति तत्कृतम

(بھاگوت پران سکند ۱۲ ادھیائے ۲ شلوک ۲۴)

اس نشان کو سری وید ویاس جی مہاراج نے بیان فرمایا ہے کہ جب یہ نشان ظاہر ہوگا تو اس وقت کلکی اوتار آئیں گے اور جب سورج چاند اور برہسپتی ایک راشی میں اکٹھے ہوتے ہیں تو سورج اور چاند کو گرہن لگتا ہے رسالہ گنگا ۱۹۳۱ اور برہمن سرو سوا ۸ دہ جنوری ۱۹۳۰ اور یگ پری ورتن کے مصنف پنڈت اودے شنکر میں آج بھی دیکھا اور پڑھا جا سکتا ہے کہ یہ نشان ۱۹۹۷ بکرمی میں پورا ہو چکا ہے۔ جبکہ سورج کو چھ گھنٹے اور بیس پل گرہن لگا اور چاند کو دو گھنٹے اور سات پل گرہن لگا اسی طرح چیتاونی کتاب کے مصنف نے تو یہاں تک لکھا کہ :

"کل یگ کے شروع ہونے سے اب تک ایسا یوگ نہیں پڑا ہاں کچھ ملتا جلتا یوگ ۱۹۹۷ بکرمی میں پڑ چکا ہے۔ تب ساون کی اماوش کو بکھ نکھشتر تھا اور کرک راشی سورج چندرما اور برہسپتی تھے"

(چیتاونی اردو صفحہ ۹)

اسی طرح سوامی سور داس جی نے کیا عظیم الشان پیشگوئی فرمائی کہ جب کلکی اوتار کی آمد ہوگی تو سے

دشٹ دشٹ کو ایسا کاٹے گا جیسے کیٹ مرے
چندر سورج کو راہو گرسے مرتیو بہت پڑے

یعنی کلکی اوتار کی آمد پر چاند اور سورج کو گرہن ہوگا اور مخلوقات میں موتا موتی بہت ہوگی۔

**عیسائی مذہب :-** اس عظیم الشان موعود کی آمد سے متعلق انجیل متی ۲۴ میں ۲۹ تحریر ہے کہ :

"اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوت ہلائی جائے گی اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔"

**مذہب اسلام :-** حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم الشان امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کے لئے جن دو گواہوں کا ذکر کیا ہے اسے انسان پڑھتے ہی ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ اس زمانہ سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے عزوجل نے عظیم الشان رنگ میں قبل از وقت ہی ذکر فرمایا اور کسی عقدہ کو لٹکنے نہ دیا۔ اور محبت بھرے انداز میں فرمایا کہ ہمارے مہدی کی صداقت کے لئے یہ نشان ظاہر ہوگا اور یہ ایسا نشان ہے کہ ابتدائے آفرینش سے کبھی کسی کی صداقت کے لئے ظاہر نہیں ہوا۔ اور اس کے راوی بھی حضرت امام باقر محمد بن علیؓ ہیں۔

عن محمد ابن علی ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموٰت والارض ينكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه ولم تكونا منذ خلق السموٰت والارض۔

(دار قطنی جلد اول صفحہ ۱۸۸)

حضرت محمد بن علی سے روایت ہے کہ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے اب تک ظاہر نہیں ہوئے چاند کو گرہن ہوگا (رمضان میں گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو اور سورج کو گرہن ہوگا درمیان کے دن اور ایسا نشان جب سے زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی ہے کبھی ظہور پذیر نہیں ہوا۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کی تائید قرآن مجید نے بھی فرمائی ہے قرب قیامت میں ہی حضرت امام مہدی کا ظہور مقدر تھا۔

ہذا سورۃ القیامہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

فاذا برق البصر وخسف القمر و جمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ این المفر۔ (آیت ۸تا۱۱)

پس جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کر دئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا تب انسان اس روز کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔

## حیرت انگیز انکشاف:-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عظیم الشان اور حیرت انگیز انکشاف بھی فرمایا کہ یہ چاند اور سورج گرہن ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ ہوگا۔

"ان الشمس تنکسف مرتین فی رمضان"

(مختصر تذکرہ قرطبی صفحہ ۱۴۸ بالقطب الربانی الشیخ عبدالوہاب الشعرانی)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے خدائی بشارت کے تحت ۱۸۹۱ء میں امام مہدی ہونے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ یہ نشان کسوف وخسوف کروڑوں افراد نے ۱۸۹۴ء کو ہندوستان میں اور ۱۸۹۵ء کو امریکہ کے زون میں مشاہدہ کیا۔ ہندوستان میں چاند گرہن ۲۱ مارچ کو اور سورج گرہن ۶ اپریل کو اور امریکہ میں چاند گرہن ۱۱ مارچ اور سورج گرہن ۲۶ مارچ کو وقوع پذیر ہوا۔

ملاحظہ فرمائیں جارج الیف چیمبرز کی کتاب The Story of the Solar System مطبوعہ لندن ۱۹۰۲ء۔

اور اس زمانہ کے مشہور مصری مؤرخ سید محمد حسین نے بھی اپنی کتاب "المہدیۃ فی الاسلام" صفحہ ۱۰۲ میں اس تاریخی کسوف وخسوف کا ذکر کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور اس وقت کے اخبارات میں آج بھی اس نشان کے پورا ہونے کی توثیق کی جا سکتی ہے بنگال سے شائع ہونے والی جنتری ۱۸۹۴ء میں بھی ذکر موجود ہے جس کا دل چاہے وہ ہم سے رابطہ کرکے توثیق کر سکتا ہے نیز دنیا کی کسی یونیورسٹی کے شعبہ فلکیات سے آج بھی اس نشان کے پورا ہونے کی توثیق کی جا سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"درحقیقت آدم سے لیکر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی کسی نے نہیں کی یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے (۱) چاند گرہن متعلقہ تاریخوں میں سے پہلی تاریخ میں ہونا (۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا (۳) یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا (۴) مدعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار ہے تو دنیا میں اس کی نظیر پیش کرو۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۱)

## بزرگان ملت نے اس حدیث کے ثقہ ہونے کی تصدیق کی ہے

یہ امر بھی مستحضر رہے کہ اس پیشگوئی کی اس قدر عظمت ہے کہ بزرگان سلف اس کی تائید میں ہمیشہ فرماتے رہے ہیں اور اس کسوف وخسوف کے منتظر رہے جس سے اس حدیث کے ثقہ ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا مشتے از خروار اسے چند بزرگوں کے حوالہ جات پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

حضرت شیخ نعمت اللہ صاحب ولی رحمۃ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ جن کے قدموں کی خاک کے برابر بھی مگر وہ نہیں جو اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ دراصل ان کے اپنے دماغ ضعیف ہیں کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم
ماہ را و سیاہ مے نگرم
مہر را دلفگار مے بینم
(اربعین)

یعنی مہدی اور عیسیٰ ہر دو کو ایک ہی سواری پر دیکھتا ہوں اور چاند اور سورج کو گرہن لگا ہوا دیکھتا ہوں۔

علامہ بیہقی نے اپنی کتاب سنن بیہقی میں ★ علامہ ابن حجر مکی نے اپنی کتاب فتاوی حدیثیہ میں ★ حضرت مجدد الف ثانی نے اپنی کتاب مکتوبات امام ربانی میں ★ حضرت عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب عقائد الاسلام میں ★ اور ملتان کے بزرگ حضرت عبدالعزیز پرہاوری نے تو سال تک کی نشاندہی فرمادی کہ ۱۳۱۱ھ ہجری میں یہ نشان ظاہر ہوگا ★ نواب صدیق حسن خان صاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ ★ مولوی لطف اللہ صاحب نے اپنی کتاب آخری گت میں ★ اہل تشیع کی مستند کتب کمال الدین اور بحار الانوار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو خبر پیش کرتے ہوئے اس حدیث کے ثقہ ہونے میں مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے۔

کسوف وخسوف کی پیشگوئی کے پورا ہونے سے متعلق اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اپنے ۲۲ مارچ ۱۸۹۴ء کے پرچہ میں چاند سورج گرہن کے پورا ہونے کا ذکر کیا ہے۔ ریاست بہاولپور کے پیر اور جنوبی پنجاب کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف نے بھی فرمایا کہ حدیث نبوی کے مطابق یہ گرہن واقع ہو چکا ہے (اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۰)

اور حافظ محمد لکھوکے نے اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں اس گرہن کے پورا ہونے کی پیشگوئی کا ذکر کیا اور حدیث شریف کی توثیق فرمائی کہ:-

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
مہدی ظاہر ہوسی وچہ زمینے
تیراں سو تے باراں سن وچ ایہہ بھی ہوگئی پوری
گرہن لگا ہیں سورج تائیں جیونکر امر ضروری
(احوال الآخرۃ صفحہ ۲۸)

ان حوالہ جات پر ہی اکتفا کرتا ہوں ورنہ سے

اک سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کیلئے

یہ اللہ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

## خدا کی قسم:-

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عظیم الشان حلف پیش کرتا ہوں:-

"ان تیرا سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کیلئے آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا بادشاہوں کو بھی جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ توفیق نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے اپنے لئے رمضان کے مہینہ میں خسوف وکسوف کرا سکے مجھ کو اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کیلئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے؟"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۳)

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

## آسمان سے تعلق رکھنے والی حیرت انگیز پیشگوئی جسکا ہر انسان مشاہدہ کر سکتا ہے۔

چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی کو پورا ہونے اور اس کی اہمیت اور عظمت کو تو آپ پڑھ چکے ہیں۔ ایک اور حیرت انگیز اور ورطۂ حیرت میں ڈالنے والی پیشگوئی جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے چوتھے برحق خلیفہ عالی مقام کے ذریعہ ظہور پذیر ہوئی۔

(۱):- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

"جب امام موعود آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اہل مشرق و مغرب کو جمع کردے گا؟"

(ینابیع المودۃ جلد ۳ صفحہ ۹۰)

(۲):- انوار نعمانیہ کے مصنف لکھتے ہیں:

امام مہدی کے زمانہ میں اس کے ماننے والوں کی قوت سامعہ اور باصرہ اتنی تیز کردی جائے گی کہ اگر متبعین ایک ملک میں ہوں گے اور امام دوسرے ملک میں تو وہ امام کو دیکھ لیں گے اس کا کلام سن سکیں گے اور اس سے آزادی سے بات چیت کر سکیں گے۔

(تحذیر المسلمین صفحہ ۷)

(۳):- حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

امام مہدی کے نام پر آکر منادی کرنے والا آسمان سے منادی کرے گا اس کی آواز مشرق میں رہنے والوں کو بھی پہنچے گی اور مغرب میں رہنے والوں کو بھی یہاں تک کہ ہر سونے والا جاگ اٹھے گا۔

(المہدی الموعود المنتظر عند علماء اہل السنۃ والامامیہ صفحہ ۲۸)

(۴):- اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے تو پوری طرح ہی نشاندہی فرمادی۔ فرماتے ہیں کہ:

ہمارے امام قائم (امام مہدی علیہ السلام) جب مبعوث ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کے کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو بڑھا دے گا۔ یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا کہ امام قائم اور ان کے درمیان کا فاصلہ ایک برید یعنی ایک اسٹیشن کے برابر رہ گیا۔ چنانچہ جب وہ ان سے بات کریں گے تو وہ انہیں سنیں گے اور ساتھ دیکھیں گے جب کہ وہ امام اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے گا۔

(مہدی موعود ترجمہ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۸)

لہذا آج سیٹلائٹ کے ذریعہ وہ آواز آسمان سے مشرق و مغرب ہر خاص و عام تک پہنچ رہی ہے۔ جو ابتدائے آفرینش سے کبھی دنیا نے نہ دیکھا تھا ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

نوٹ:- یہ مضمون چونکہ کسوف وخسوف نمبر کی تیاری کے بعد موصول ہوا اس کی افادیت کے پیش نظر اس اشاعت میں شائع کیا جارہا ہے

(ادارہ)

درخواست دعا:- خاکسار اپنے بیٹے وسیم احمد شریف اور خاندان کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات، کاروبار میں برکت کیلئے درخواست دعا کرتی ہے۔ (امۃ الفضل اہلیہ عبدالحمید شریف)

# A LIFE IN THE DAY OF

# سرائیوو (بوسنیا) میں زندگی کا معمول

## ایک ۱۳ سالہ بچی کی ڈائری

نوٹ:- تیرہ سالہ "زلاٹہ فلی پووک" اپنے والدین کے ساتھ سرائیوو شہر میں مقیم ہے۔ اس کے گھر کی تمام کھڑکیاں ٹوٹ چکی ہیں اور گھر دشمن کی فائرنگ کی زد میں ہے۔ گھر میں نہ بجلی ہے نہ موم بتی۔ دو سال سے اس نے متواتر ڈائری لکھی ہے۔ اس ڈائری کے شائع ہونے کے بعد لوگ اسے سرائیوو کی "این فرینک" کہنے لگے ہیں۔ وہ لکھتی ہے:-

سرائیوو میں کسی عام دن کی روئیداد بیان کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ بمباری کی وجہ سے ہر دن دوسرے دن سے مختلف ہوتا ہے۔ اگر آج کی طرح کا منحوس دن ہو تو مجھے علی الصبح ۵ بجے بیدار ہونا پڑتا ہے اور تہہ خانے میں اپنے والدین کے ہمراہ پناہ لینی پڑتی ہے۔ تہہ خانہ ہی ہماری پناہ گاہ ہے۔ ہم گھنٹوں وہاں گزارتے ہیں اور پریشانی کے ان لمحات میں میں بالکل اکیلی نہیں ہو سکتی۔ اگر بمباری زیادہ نہ ہو تو میں صبح ۷ بجے نیند سے بیدار ہو جاتی ہوں اور بلیک مارکیٹ سے خریدی ہوئی ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرتی ہوں۔ پھر ناشتہ کرتی ہوں جو اس خوراک کا بچا کھچا حصہ ہوتا ہے جو انسانی ہمدردی کی بنا پر امدادی سامان کے طور پر یہاں بھیجا جاتا ہے۔ عام طور پر پنیر کے ایک ٹکڑے پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔ جنگ شروع ہونے سے قبل ہم نے کبھی بھی اس طرح کا پنیر نہیں کھایا تھا۔ میں عام طور پر پیٹ بھر کے ناشتہ کرتی تھی اور ناشتے میں انڈے، گوشت، مارملیڈ اور دودھ شامل ہوتا تھا۔ مجھے یاد آیا کہ انڈہ کھائے ہوئے مجھے تقریباً ایک ماہ ہو رہا ہے اور وہ بھی ہم نے بلیک مارکیٹ سے خریدا تھا۔ میں تو خوش قسمت ہوں کہ مجھے انڈا کھانے کو مل گیا ورنہ یہاں اکثر لوگوں کو اپریل ۱۹۹۲ء سے یعنی جنگ شروع ہونے کے بعد سے انڈہ کھانے کو نہیں ملا۔

کم خوری کی وجہ سے میرے والدین کا وزن کم ہو چکا ہے۔ میرے باپ کا وزن ۲۵ کلوگرام اور میری ماں کا ۱۰ کلوگرام کم ہوا ہے۔ مگر میرا وزن زیادہ ہو گیا ہے، شاید اس لئے کہ میں بڑھ رہی ہوں۔ ناشتے کے بعد میں سکول کا کام کرتی ہوں کیونکہ شام کو جلدی ہی اندھیرا ہو جاتا ہے اور رات کے وقت اندھیرے کی وجہ سے سکول کا کام نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پاس روشنی کرنے کے لئے موم بتیاں بھی نہیں ہیں۔ میں بیالوجی، تاریخ، حساب آرٹ اور لوز بین زبان وغیرہ مضامین میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ سکول کے کام میں تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ اس کے بعد میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتی ہوں۔ سب سے زیادہ وقت ہمیں پانی لانے والی قطار میں کھڑے ہو کر پانی کے حصول میں لگتا ہے۔ جنگ شروع ہونے کے بعد کسی گھر میں بھی پانی نہیں پہنچا۔ دن بھر کے کام کاج، کھانا پکانے، دھونے اور صفائی وغیرہ کے لئے پانی لانے میں دو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔

جنگ شروع ہونے سے قبل میرے والد وکالت کے پیشے سے منسلک تھے اور اسی بلڈنگ میں ان کا دفتر تھا۔ میری ماں ایک کیمسٹ تھی۔ ہم اس جگہ پچھلے ۴۰ سالوں سے رہتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ بلاک بڑے خوبصورت گھروں پر مشتمل ہے مگر گولہ باری کی وجہ سے اب کوئی کھڑکی بھی سلامت نہیں رہی۔ ہم سونے کے لئے فرنٹ روم استعمال کرتے ہیں جو کہ گھر کا سب سے محفوظ کمرہ ہے۔ میرا بیڈروم سونے کے لئے بالکل مناسب نہیں۔ میرے والدین کا بیڈروم ایسی جگہ واقع ہے کہ میں دن کے وقت پیانو کی مشق کرتی ہوں۔ سرائیوو میں رہائش رکھنے والے ہر گھر نے کو حفاظتی تدابیر اختیار کرتے ہوئے کمرے بدلنے پڑتے ہیں اور کھڑکیوں کے آگے ریت کی بوریاں اور دیگر اس قسم کی چیزیں رکھنی پڑتی ہیں۔

جہاں ہم رہتے ہیں یہ شہر کا خطرناک علاقہ ہے۔ اگرچہ سرائیوو شہر کا کوئی گوشہ محفوظ نہیں تاہم بعض گلیاں دوسری گلیوں کی نسبت زیادہ خطرناک ہیں۔ ہمارے گھر کے پاس ہی پر گولی کا نشانہ آسانی سے لگ سکتا ہے۔ پھر دور اوپر سربوں کی فوجی چوکی ہے جہاں سے جب وہ گولے پھینکتے ہیں تو ہمارے گھر کے قریب پھٹتے ہیں۔ بعض دنوں میں گولیوں کی بوچھاڑ بہت تیز ہو جاتی ہے۔ میری ایک سہیلی "نینا" گولی لگنے سے ہلاک ہو گئی تھی اور اب تک کئی ایک زخمی ہو چکی ہیں۔ نینا میری بڑی اچھی سہیلی تھی۔ بچپن ہی سے ہم ایک دوسرے کو جانتے تھے اور پارک میں اکٹھے کھیلا کرتے تھے۔ ہاں اسی پارک میں جہاں وہ گولی سے ڈھیر کر دی گئی۔

مجھے جنگ کی وجہ بالکل سمجھ نہیں آتی۔ کوئی علم نہیں کہ یہ جنگ کیوں شروع ہوئی۔ اس کے نتیجے میں تو ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

گھر کا کام کاج کرنے کے بعد میں سکول جاتی ہوں جو اب دوبارہ کھل گیا ہے۔ میری کلاس میں ۳۰ طالب علم ہیں جو تمام میرے ہم عمر ہیں۔ اکثر کے والدین جنگ میں مارے جا چکے ہیں۔ اس طرح مصیبتوں کا پہاڑ ان پر گر پڑا ہے۔ وہ تو اب روتے بھی نہیں۔ گم تم اداس چہرے صرف زندہ رہنے کی کوشش میں سوچ میں پڑے رہتے ہیں۔ شروع شروع میں میں جنگ کی وجہ سے بہت رویا کرتی تھی مگر اب تو آنسو خشک ہو چکے ہیں۔ میں سکول میں تین گھنٹے گزارتی ہوں۔ حساب میرا پسندیدہ مضمون ہے مگر زبانیں بھی بہت پسند ہیں۔ میں چار سال کی تھی جب انگریزی زبان سیکھنی شروع کی اور اپنی ماں کے ساتھ انگریزی گیت گایا کرتی تھی۔

سکول کے بعد گھر آ کر کھانا کھاتی ہوں۔ کھانے میں زیادہ تر چاول ہوتے ہیں مگر کبھی کبھار پنیر اور سپگیٹی ——— (SPAGHETTI) بھی کھانے کو مل جاتی ہے مگر یہ سپگیٹی اس قسم کی نہیں ہوتی جو ریستورانوں میں ملتی ہے بلکہ سرائیوو کی خاص قسم کی ہوتی ہے جس کے اوپر ٹماٹر کی چٹنی ڈالی ہوتی ہے۔

سہ پہر کے وقت میں اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے نہیں جا سکتی کیونکہ ایسا کرنا خطرہ سے خالی نہیں۔ میرے بہت سے دوست جو سرائیوو سے نکل سکتے تھے چلے گئے ہیں اس لئے میں یہ وقت پیانو بجانے یا کتابیں پڑھنے میں صرف کرتی ہوں۔ آج کل جلد اندھیرا ہو جاتا ہے اس لئے جب تک روشنی ہو میں اپنی ڈائری لکھتی ہوں۔

میں نے جنگ شروع ہونے سے پہلے یعنی ۲ دسمبر ۱۹۹۱ء کو ڈائری لکھنا شروع کی تھی۔ اس دن سے باقاعدہ لکھتی ہوں۔ اپنی آپ بیتی، بمباری، گولیوں کے چلنے کی آوازیں، ہمسایہ میں کیا ہو رہا ہے سب کچھ درج کرتی ہوں۔ یہ بھی لکھتی ہوں کہ ہم نے کھانے پینے کی چیزیں کیسے فراہم کیں اور موسم سرما کی شدت کے بارے میں بھی۔ میں نے اس دن کے بارے میں لکھا جب گولیوں کی بوچھاڑ سے ہمارے گھر کی تمام کھڑکیاں یکے بعد دیگرے ٹوٹ گئیں۔

میں نے "این فرینک" کی طرح اپنی

---

### بوزنین مسلمانوں کو ہاتھ باندھ کر مارا جا رہا ہے

**اب تک دو لاکھ سے زائد بوزنین باشندوں کو سرب اور کروٹس فوجیں ہلاک کر چکی ہیں**

**حارث سلاجک، وزیر اعظم بوزنیا**

ڈائری کا نام بھی سوچا ہوا ہے۔ میں نے اسے (MIMMY) کا نام دیا ہے۔ کبھی کبھار میں گزشتہ دنوں کی ڈائری پڑھتی ہوں مثلاً جنگ کے ابتدائی دنوں میں یعنی ۲۹ اپریل ۱۹۹۲ء کو میں نے ڈائری میں لکھا کہ میری تمام دوست یہاں سے جا چکی ہیں میں اکیلی یہاں ٹھہری ہوئی ہوں۔ اور ۲۷ مئی کو یہ درج ہے:۔

"خون خرابہ، لاشیں، خوفناک تباہی ظلم کی انتہا، ہر جگہ خون بکھرا ہوا ہے فلک شگاف چیخیں سنائی دے رہی ہیں۔ بے بسی کا عالم ہے۔ داسومسکر اسٹریٹ میں آج یہ سب کچھ ہوا ہے"

میں نے اپنی ڈائری موسم گرما کے سکول کے ایک ٹیچر کو دکھائی اس نے کہا کہ اسے شائع ہونا چاہیئے چنانچہ جولائی میں ایک فرانسیسی پبلشر نے اسے خرید کر شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ ہم نے معاہدہ پر دستخط کر دیئے اور میرے والد نے روزانہ بیٹھ کر اسے ٹائپ کر دیا۔ کہتے ہیں کہ دنیا بھر میں اس کی اشاعت ہوگی۔

میں اس وقت تک لکھتی رہتی ہوں جب تک اندھیرا نہیں ہو جاتا۔ اس کے بعد میں اپنے والدین کے پاس ایک کمرے میں بیٹھتی ہوں۔ شام کے وقت کرنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ بجلی ہے نہیں اس لئے موسیقی سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ نہ ہی ٹیلی ویژن دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی روشنی میں کچھ پڑھ سکتے ہیں۔ موم بتیاں بہت مہنگی ہیں اور گولہ باری کی وجہ سے گھر سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے۔ کبھی کبھار گفتگو کے لئے کوئی موضوع ہاتھ آجاتا ہے۔ مگر اکثر ہم اپنی اپنی سوچوں میں گم بیٹھے رہتے ہیں۔ مجھے علم ہے کہ میرے والدین کیا سوچ رہے ہوں گے۔ جنگ سے پہلے کی سہانی زندگی یا دیہات کے اس گھر کو یاد کر رہے ہوں گے جو ظالموں نے جلا کر راکھ کر دیا۔ یا پھر ان چھٹیوں کے بارہ میں جو ہم نے ساحل سمندر پر گزاریں یا پھر اٹلی کے بارہ میں جہاں ہم گئے تھے۔

اس کے بعد ہم رات کا کھانا کھاتے ہیں جو اکثر اوقات روٹی اور پنیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر ہمارا ہمسایہ کہیں سے سبزی لے آئے تو ہم اسے خوش قسمت دن سمجھتے ہیں مگر ایسا روز روز نہیں ہوتا۔ جنگ سے پہلے میری مرغوب غذا پیزا (PIZZA) مرغ کا گوشت انار اور ساسجز (SAUSAGES) وغیرہ تھی مگر بس بس، کھانے کا بہت ذکر ہو گیا۔

میں تو یا دس بجے کے لگ بھگ سو جاتی ہوں۔ موسم سرما میں شدید سردی کی وجہ سے رات کو خوب سردی لگتی ہے۔ سوتے ہوئے میں کسی ساحل سمندر کا خواب یا وہ جگہ جو ہر طرح سے محفوظ ہو جہاں مجھے کسی قسم کا خوف نہ ہو دیکھنا پسند کرتی ہوں۔ اب تو میں خوف کی عادی ہو چکی ہوں مگر پھر بھی اگر گولہ باری تیز ہو جائے تو ہم تہ خانے میں چلے جاتے ہیں۔ اس وقت سوائے گولہ باری کے اور کچھ ذہن میں نہیں آتا۔

(انٹرویو۔ جینائن ڈی گیودانی)

(ترجمہ) صادق نسیم چوہدری) سنڈے ٹائمز ۱۲ دسمبر ۱۹۹۳ء)

# جماعت احمدیہ خدمت خلق کے میدان میں

## یوگوسلاویہ/بوزنین پناہ گزینوں کے لئے امدادی قافلہ

## خدام الاحمدیہ یو کے کی سرگرمیاں

(رپورٹ: محمد رفیع الدین۔ سیکرٹری خدمت خلق خدام الاحمدیہ یو کے)

اوائل دسمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر خدام الاحمدیہ یو کے احمد یحییٰ صاحب کو بلایا کہ بعض اطلاعات کے مطابق ہنگری، یوگوسلاوین بارڈر پر بے شمار بوزنین کیمپ میں انتہائی کسمپرسی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اور یو این او کے نمائندے یا دیگر امدادی ادارے ان کی صحیح طریق سے دیکھ بھال نہیں کر رہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ موسم بھی اب انتہائی سرد ہو چکا ہے اس لئے فوری طور پر ان کی مدد کا بھی انتظام کیا جائے اور دو یا تین اقساط (ٹرک) کے ذریعہ اشیائے خوردنی، کمبل گرم کپڑے وغیرہ وہاں پہنچائے جائیں اس وقت خدام الاحمدیہ زاغریب کی طرف امدادی سامان بھجوانے کے لئے دو ٹرکوں کا انتظام کرنے میں مصروف تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام ملتے ہی انہوں نے اپنی کوششوں کو تیز تر کر دیا اور خدام، لجنہ، انصار اور اطفال کی مدد سے چند دنوں میں چار ٹرکوں میں یہ امدادی قافلہ روانگی کے لئے تیار ہو گیا۔ ان ٹرکوں پر کل ایک لاکھ ہزار سات سو چھپن پونڈ کا مالیتی سامان تقریباً ۱۶ ٹن لادا گیا تھا۔ سفر کے تمام انتظامات کی تفصیل طے ہو گئی تھی۔ طے یہ پایا کہ فوری طور پر تین ٹرک ہنگری بارڈر کے لئے اور ایک ٹرک زاغریب پہنچایا جائے۔ یاد رہے کہ زاغریب میں خدام الاحمدیہ جرمنی کے بوزنین سیل کی طرف سے خدام خود جا کر پناہ گزین کیمپوں میں امدادی سامان تقسیم کرتے ہیں۔

جس کمپنی سے ٹرک کرایہ پر لئے گئے انہوں نے بوزنیا کے لئے امدادی سامان کی وجہ سے کرایہ میں تخفیف کر دی اس طرح پی اینڈ او فیری نے بھی کرایہ میں کمی کر دی۔ سامان میں زیادہ تر کمبل، ادویہ، اشیائے خوردنی اور پہننے والے گرم کپڑے تھے۔ کل اکتیس ہزار اشیاء اکٹھی کی گئیں جن کو ڈبوں میں بند کر کے ٹرکوں پر لادا گیا تھا۔ اس طرح چار ٹرک اور ایک کار پر مشتمل یہ قافلہ دعاؤں کے ساتھ صبح ۵ بجے لندن سے جرمنی کے لئے روانہ ہوا۔ صبح کا ناشتہ بلنگھم کے قریب موٹر وے سروسز پر کیا گیا۔ فیری کا وقت صبح گیارہ بجے تھا مگر قافلہ پونے گیارہ بجے ہی بندرگاہ پہنچ گیا۔ بدقسمتی سے بندرگاہ کے عملہ نے سامان کی جانچ پڑتال میں اتنی دیر کر دی کہ جہاز پر سوار نہ ہو سکے۔ دوسرا جہاز اس راستہ پر سہ پہر ساڑھے چار بجے تھا۔ اگر اس پر سوار ہوتے تو آگے پہنچ کر کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ اس لئے متبادل راستہ اختیار کیا گیا اور انگلستان کے ساحل سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر چل کر فرانس کی بندرگاہ کیلے پہنچ گئے۔ اگرچہ قافلہ کے دو ممبران کے پاس فرانس کا ویزہ نہیں تھا تاہم ڈوور کی بندرگاہ کے منیجر کے تعاون سے کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی اور قافلہ کیلے سے بلجیم کے راستہ جرمنی کی سرحد تک پہنچ گیا۔ رستے میں ایک ٹرک قافلہ سے بچھڑ گیا جس کی وجہ سے کافی پریشانی ہوئی مگر ادھر ادھر فون کرنے پر معلوم ہوا کہ ٹرک بلجیم میں خراب ہونے کی وجہ سے رک گیا ہے لہٰذا پروگرام میں تبدیلی کرنا پڑی اور قافلے کو جرمنی بلجیم بارڈر پر واقع آخن شہر میں رات کے لئے رکنا پڑا۔ رہائش کا انتظام لوکل جماعت کے صدر مکرم سمیع صاحب نے اپنے گھر پر کیا۔ اگلے دن صبح دس بجے قافلہ میونخ کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور بخیر و عافیت رات ڈیڑھ بجے میونخ میں جماعت کے مرکز پہنچ گیا۔ راستہ میں فرینکفرٹ کے قریب صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی اور ممبران عاملہ قافلہ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے چنانچہ قافلہ کے ممبران نے ان کے ساتھ موٹر وے سروسز پر کھانا کھایا۔

میونخ میں صدر صاحب جماعت احمدیہ مکرم مظفر گوندل صاحب اپنی جماعت کے خدام، انصار، اور اطفال سمیت موجود تھے جنہوں نے ٹرکوں سے سامان اتار کر محفوظ کر لیا کیونکہ یہاں سے ہنگری بارڈر تک یہ سامان خدام الاحمدیہ جرمنی کے بوزنین سیل کی ٹیم کی زیر نگرانی جانا تھا۔ ایک ٹرک جو زاغریب کی طرف جا رہا تھا اس کو بھی فی الحال فرینکفرٹ میں روک لیا گیا اور سامان اتار لیا گیا کیونکہ جرمنی کے احمدیہ بوزنین سیل کی رپورٹ کے مطابق کروشیا میں انتہائی ناموافق حالات کی وجہ سے زاغریب تک جانا خطرہ سے خالی نہ تھا۔ اس لئے سامان ان کی نگرانی میں چھوڑ دیا گیا جہاں سے جرمنی جماعت کے بوزنین سیل کی زیر نگرانی چند ہی دنوں میں یہ سامان منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قافلہ کے ممبران مندرجہ ذیل تھے۔

سید احمد یحییٰ، محمد رفیع الدین، کلیم، وسیم اغلام ربانی، راشد کمال، اختر ایمن ذیشان چوہدری، ظہیر بٹ، خالد جمال، طاہر حیات، نذیر بادل، اکرم احمدی، عمران رشید اور نوید احمد۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سفر میں پاکستان کے مایہ ناز شاعر جناب عبید اللہ علیم بھی شریک تھے

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۱ تا ۱۷ فروری ۱۹۹۴ء)

**درخواست دعا:۔** محترم مولوی احمد رشید صاحب باوجود پیرانہ سالی اور علالت طبع کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عربی کتب کا ملیالم میں ترجمہ فرما رہے ہیں۔ ''مواہب الرحمٰن'' کے بعد ''اعجاز احمدی'' کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور کامل صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

# روزے کی فضیلت اور تاکید

از ۔ مکرم سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ جمشید پور

روزہ اسلام کا تیسرا رکن ہے اس کی بیش از بیش تاکید سے جماعت مومنین خوب واقف ہیں ۔ اس کی فضیلت کے لئے رسالت مآب صلعم کا یہ فرمان کافی ہے کہ تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا دس گنا اجر ملتا ہے مگر روزہ کہ وہ میرے ہی لئے ہے میں اس کی جزا دونگا ۔ اور روزہ آگ سے لئے سپر ہے ۔ اور بے شک روزہ دار کی منہ کی خوشبو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے ۔ تو یہ حدیث نہایت غور سے دیکھنے کے قابل ہے کہ روزے کی نسبت ہمارے پروردگار عالم کا ارشاد ہوتا ہے کہ یہ ان تمام عبادتوں سے مستثنیٰ ہے جن کا اجر دس گنا سے سات سو گنا تک ملتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ اس کی جزاء میں دوں گا ۔ اس سے زیادہ روزہ دار کو اور کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی اس عبادت کا بدلہ اپنے مالک حقیقی کے ہاتھوں سے پائے ۔

حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ :

ایک دفعہ نبی کریمؐ نے شعبان کے آخری دن میں ہم لوگوں کو خطبہ سنایا کہ اے لوگو تم پر سایہ افگن ہوا ہے ایک بزرگ مہینہ ایک مبارک مہینہ جس میں ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار مہینوں سے ۔ اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں کو عبادت کرنا سنت قرار دیا گیا ہے جو شخص اس مہینہ میں اللہ کا تقرب چاہے نفل عبادت کے ذریعہ تو وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو اور دنوں میں فرض ادا کرے ۔ اور جو شخص اس مہینہ میں ایک فرض ادا کرے وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو اور دنوں میں ستر فرض ادا کرے ۔ یہ مہینہ ہے صبر کا اور صبر کا بدلہ جنت ہے ۔ یہ مہینہ ہے ہمدردی کا ۔ یہ مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا یا جاتا ہے ۔ جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کا افطار کرائے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے ۔ اور دوزخ سے آزاد کر دیا جائے گا اور اس کو اس قدر ثواب ملے گا جتنا اس روزہ دار کو بغیر اس کے کہ اس روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو ۔ سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص اس قدر نہیں پاتا ہے کہ جس سے روزہ دار کا روزہ افطار کرائے ارشاد ہوا کہ اللہ یہی ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو کسی روزہ دار کی افطاری ایک گھونٹ پانی یا ایک کھجور سے کرائے اور جو سیر ہونے تک کھلائے اس کو اللہ میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ پیاسا نہ ہوگا آخر جنت میں داخل ہوگا ۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا شروع (پہلا عشرہ) رحمت ہے اور درمیان مغفرت ہے اور اس کا آخر دوزخ سے آزادی ہے ۔ فرمان نبوی ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی شیاطین اور جن جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ اس کا کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ اس کا بند نہیں رہتا ۔ (اس کی وضاحت حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی لطیف پیرایہ میں یہ فرمائی ہے کہ رمضان میں جو جہنم کے دروازے کے بند ہونے کا اور جنت کے دروازے کے کھلے رہنے کا ذکر آتا ہے اس سے مراد اور مقصود یہ ہے کہ رمضان کے دنوں میں صرف اور صرف انہی لوگوں کے لئے جنت کے دروازے کھلے رہتے ہیں جو کہ ان تمام شرعی احکامات کو جو اوامر و نواہی کی شکل میں رمضان سے متعلق بیان کی گئی ہے اپنے اوپر پورا لاگو اور چسپاں کر لیتے ہیں ۔ وھو المراد ۔ ناقل) اور ایک منادی پکارتا ہے کہ اے طالب خیر نیکیوں کی طرف متوجہ ہو ۔ اور اے طالب شر رک جا ۔

حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہے (عبد اللہ بن عمرو بن عاص راوی ہیں) کہ رسول مقبولؐ نے فرمایا روزہ اور قرآن (یوم حشر میں) دونوں بندہ کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا کہ اے پروردگار میں نے اس کو کھانے سے اور تمام خواہشات سے دن بھر باز رکھا پس میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ میں نے سونے سے رات میں روکا پس میری سفارش اس کے لئے قبول فرما ۔ پس دونوں کی سفارشیں قبول ہوں گی اس واسطے اس مہینہ میں تراویح کا پڑھنا اور قرآن کا پڑھنا بڑا ثواب رکھتا ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں بغیر عذر شرعی ایک دن بھی روزہ نہ رکھے تو اس روزہ کے بدلہ میں اگر تمام عمر روزہ رکھے تو کافی نہ ہوگا ۔ مطلب یہ ہے کہ وہ گناہ معاف نہیں ہوگا ۔ اور وہ ثواب نہ ملے گا ہاں اگر صدق دل سے توبہ کرے تو امید معافی کی کیجا سکتی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ روزہ سے حق سبحانہ تعالیٰ کا اصل مقصد یہ ہے کہ بندوں میں ایک قوت صبر کی پیدا ہو جائے جو ایک اعلیٰ درجہ کا انسانی کمال ہے اور انسان اپنے نفس کی خواہشوں کے خلاف کرنے پر جو تمام خرابیوں اور حکم الٰہی کی نافرمانیوں کا منبع ہے قادر ہو جائے چنانچہ اسی طرف قرآن شریف کا یہ لفظ اشارہ کر رہا ہے لعلکم تتقون ۔

## سحری کی فضیلت

رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ سحری کیا کرو سحری بے شک برکت ہے اور ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں صرف لقمہ سحر کا فرق ہے ۔ اور حضرت آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص ایک گھونٹ پانی ہی پی لے تو اللہ اور فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں (یعنی سحری کرنے والوں پر) آنحضرتؐ نے سحری کے کھانے کو مبارک کھانا فرمایا ہے ۔

## افطار روزہ

حضور نبی پاکؐ کا فرمان ہے کہ لوگ جب تک افطار میں جلدی کریں گے ہمیشہ دین غالب رہے گا ۔ اور ہمیشہ بہتری پر رہیں گے کیونکہ یہود اور (نصاریٰ روزہ) دیر سے کھولتے ہیں ۔

حدیث قدسی ہے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ بندے میرے نزدیک اور زیادہ پیارے وہ ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں اور ہر روزہ دار کو روزہ افطار کرتے وقت حضور نبی پاکؐ کے فرمان کے مطابق یہ پڑھنا چاہیئے ۔

ذَھَبَ الظَّمَاُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللہ ۔

ترجمہ :۔ یعنی جاتی رہی پیاس اور تر و تازہ ہو گئیں رگیں اور ثابت ہوا اجر اللہ چاہے تو ۔

## روزہ دار کیلئے احتیاط

روزہ میں ان چیزوں سے بچنا ضروری ہے جن کے کرنے میں گناہ ہے ۔ مثلاً غیبت کرنا ۔ جھوٹ بولنا ۔ چغلی کرنا ۔ کسی کا مال ناحق لے لینا ۔ ظلم کرنا وغیرہ ۔ اگر کوئی شخص جاہل کسی روزہ دار سے جھگڑے تو اس کو چاہیئے کہ بس کہہ دے انی صائم یعنی میں روزہ دار ہوں ۔ روزہ دار کو حالت روزہ میں ہرگز جھگڑنا اچھا نہیں ۔ اور جو شخص اس ماہ مقدس میں اپنے ملازموں سے کام میں تخفیف کر دے تو اللہ اس کو بخشش دے گا ۔

## اعتکاف

حدیث شریف سے ثابت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ کے لئے مسجد میں ایک مخصوص جگہ کر دی جاتی اور وہاں آپ کے لئے کوئی پردہ چٹائی وغیرہ کا ڈال دیا جاتا اور بیسویں تاریخ کو فجر کی نماز پڑھ کر آپ وہاں چلے جاتے تھے ۔ اور عید کا چاند دیکھ کر باہر تشریف لاتے تھے ۔ اس درمیان میں برابر آپ وہیں اکل و شرب فرماتے اور سوتے ۔ حالت اعتکاف میں اُن باتوں سے بچنا چاہیئے جن کے ارتکاب سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے ۔ معتکفین و معتکفات کے لئے لازمی ہے کہ وہ تلاوت کلام پاک یا کسی دینی مسئلہ کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کریں کیونکہ شریعت بیضاء میں ایسے ہی احکامات ہیں ۔ حضور نبی پاکؐ سے جو یہ ثابت ہے کہ آپ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اس آخری عشرہ کی تخصیص کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ لیلۃ القدر اکثر اسی عشرہ میں ہوتی ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وارد ہے کہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر کہ وہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے ۔ اس کے علاوہ یہ زمانہ ماہ مبارک کا اخیر ہوتا ہے اور قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی عزیز کہیں جانے لگتا ہے اور اس کے جلد واپس آنے کی امید نہ ہو تو اس کے پاس زیادہ نشست کی جاتی ہے ۔

(واللہ اعلم بالصواب)

اصلاحی، تربیتی و تبلیغی مساعی

# خانپور ملکی میں لجنہ اماء اللہ صوبہ بہار کا پہلا اجتماع

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بہار کا پہلا صوبائی اجتماع مورخہ ۱۳، ۱۴ نومبر بمقام خانپور ملکی زیر نگرانی محترمہ زکیہ تسنیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی منعقد ہوا۔ جس میں ۹ لجنات نے شمولیت کی۔

ورزشی مقابلہ جات:۔ مورخہ ۱۳؍۱۱ بوقت ۸ بجے صبح ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ الحمد للہ بہت ہی دلچسپ مقابلہ جات ہوئے۔

پہلے دن کا پہلا اجلاس:۔ پہلے دن کے اجلاس کا آغاز ۲ بجے دن بعد نماز ظہر و عصر خاکسارہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد عہد لجنہ و ناصرات دوہرائے گئے۔ ازاں بعد ۵ ممبرات نے ترانہ پیش کیا۔ بعدہٗ خاکسارہ نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کیا۔ اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔ بعد ازاں خاکسارہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پھر مختلف مجالس کی صدران نے مختصراً اپنی سالانہ رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس:۔ زیر صدارت محترمہ مجیلہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ بھاگلپور ہوا۔ تلاوت و ترانہ کے بعد مکرم مولوی غلام احمد قادر صاحب مبلغ سلسلہ نے درس قرآن اور مکرم مولوی نصیر الحق صاحب مبلغ سلسلہ پٹنہ نے درس حدیث دیا۔ ازاں بعد محترمہ امۃ الکریم صاحبہ صدر لجنہ برہ پورہ، محترمہ طلعت جہاں صاحبہ بھاگلپور اور محترمہ زکیہ تسنیم صاحبہ صدر لجنہ خانپور ملکی و محترمہ شاہدہ نسرین صاحبہ صدر لجنہ گیا نے مختلف موضوع پر تقاریر کیں۔ بعدہٗ لجنہ اماء اللہ کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر محترمہ امۃ الکریم صاحبہ صدر لجنہ برہ پورہ کے زیر صدارت تلاوت قرآن پاک و نظم سے شروع ہوا۔ جس میں محترمہ علیمہ طاہرہ صدر لجنہ بلاری، محترمہ راشدہ خانم آف بھاگلپور و محترمہ راشدہ شاہین صدر لجنہ مونگیر نے تقاریر کیں۔ پھر لجنہ کے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

اختتامی اجلاس بعد نماز مغرب محترمہ علیمہ طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ بلاری کے زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ لجنہ اماء اللہ برہ پورہ کی ممبرات نے ترانہ علیک الصلوٰۃ پیش کیا۔ پھر مکرم عبد الباقی صاحب سیکرٹری تبلیغ بہار نے ختم نبوت کے مسئلے پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب صوبہ بہار نے ایک تربیتی خطاب کیا۔ اور خاکسارہ نے مقابلہ جات میں پوزیشن لانے والیوں کو انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں خاکسارہ نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کیا۔ پھر صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی نے تمام مہمانوں اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

رات کے کھانے کے بعد مجلس مشاورت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ حقیر مساعی قبول فرمائے۔

(صوفیہ نفضل احمد صدر لجنہ اماء اللہ بہار)

## القرآن نمائش بمقام پیلیچیری

مورخہ ۱۲ تا ۱۴؍۱۲؍۹۱ء بمقام TELLICHERRY ڈیکرلی صوبائی کمیٹی کی زیر نگرانی القرآن نمائش کا انتظام کیا گیا۔ نمائش کی بذریعہ اخبارات، ریڈیو، پریس، کانفرنس، اشتہارات اور بذریعہ لاؤڈ اسپیکر خوب تشہیر کی گئی تھی۔ چنانچہ مقامی مسلمانوں کی طرف سے بائیکاٹ کے اعلان کے باوجود مختلف طبقہ سے تعلق رکھنے والے زائرین روزانہ ۵ صد سے زائد آتے رہے۔ ان تین دنوں میں پانچ ہزار سے زائد افراد نے اس نمائش کو دیکھا۔ اور بہت متاثر ہوئے۔ بعضوں نے بہت ہی اچھے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔ آٹھ ہزار روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ بیس سے زائد علماء سے تبادلہ خیالات ہوئے۔ جن میں جماعت اسلامی، ندوۃ المجاہدین، اہل سنت والجماعت کے علماء اور متعلمین شامل ہیں۔ دوردرشن والوں نے بھی آکر نمائش کی تصویریں لیں۔ خدا کے فضل سے یہ نمائش بہت ہی کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(محمد فاروق خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ پینگاڈی)

## لجنہ اماء اللہ پینگاڈی کی طرف سے میڈیکل کیمپ

لجنہ اماء اللہ پینگاڈی کیرلہ کے زیر اہتمام چھٹا میڈیکل کیمپ مورخہ ۲۱؍دسمبر کو پینگاڈی کے ملحقہ PERIYARAM JYOTHIR GIR آشرم میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ ڈاکٹر مبارکہ بی بی صاحبہ کی قیادت میں منعقد ہوا۔ امۃ السلام صاحبہ سسٹر امل جیوتی اور شوہر صاحبہ نے تعاون کیا۔ ۳۴۰ مریضوں کا معائنہ کر کے ۸۰۰/- روپے کی دوائیاں مفت دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

# درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چچا مکرم میر احمد افضل صاحب کئی دنوں سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح میرے والد مکرم میر احمد اشرف صاحب بھی کافی عرصہ سے دل کے امراض میں مبتلا ہیں ان کی کامل شفا یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (صفیہ حبیب اہلیہ حبیب احمد صاحب خادم)

۲۔ خاکسار اپنے و اپنی بیوی اور دونوں بچیوں محمودہ سلطانہ و ریحانہ طاہرہ کی دینی و دنیوی ترقیات و صحت و سلامتی، ترقی ایمان کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (عبد الرحمٰن ثاقب انڈونیشیا)

۳۔ برہ پورہ بھاگلپور میں ان دنوں جماعت کی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ مخالفین اپنی شرارتوں میں ان دنوں بہت آگے نکل رہے ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کی جان و مال اور عزت کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔ اسی طرح خاکسار کے والدین و افراد خاندان کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(انور رضا خان برہ پورہ۔ بہار)

۴۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد رحمت اللہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چنتا پور کچھ عرصہ سے شوگر اور بلڈ پریشر کے مریض ہیں۔ پچھلے دنوں گرنے سے چوٹ بھی لگی ہے۔ کامل و عاجل شفا یابی کے لئے۔ نیز خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ اور بچوں نیز افراد خاندان کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات و جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(فرحت اللہ چنتا پوری۔ حیدرآباد)

# اعلانات نکاح

★ خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیزم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور کا نکاح عزیزہ امۃ السلام طاہرہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب بانگڑوی درویش قادیان کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۹۲ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد سیف خاں صدر جماعت احمدیہ سیمور۔ یوپی)

★ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم میر احمد فاروق صاحب ابن مکرم میر احمد اشرف صاحب کا نکاح مورخہ ۲؍۲؍۹۲ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مبلغ گیارہ ہزار چھ سو روپے حق مہر پر مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد عبد الغنی صاحب چنتہ کنٹہ کے ساتھ پڑھا۔ اعانت بدر میں مبلغ ۲۰/- روپے ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے باعث برکت بنائے۔ آمین

(حبیب احمد خادم انسپکٹر تحریک جدید)

★ خاکسار کی بیٹی عزیزہ سیدہ امۃ القدوس سلمہا پرنسپل نصرت گرلز کالج قادیان کا نکاح عزیزم مکرم تاج الملوک صاحب بھٹی ساکن لاہور (پاکستان) کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۳۱؍۱؍۹۲ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے (۱۰۰/- روپیہ اعانت بدر)

(سید شہامت علی قادیان)

## خُلاصہ خُطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ اوّل

علامتیں بھی دکھائی گئی ہیں۔ کہ بارش ہو رہی ہے اور چھت ٹپک رہی ہے اور مَیں سجدہ کرتا ہُوں تو میرے ماتھے پر گیلی مٹی لگ جاتی ہے۔ یہ فرمانے کے بعد فرمایا کہ مَیں پُوری طرح یاد نہیں رکھ سکا کہ وہ کونسی رات ہے لیکن مَیں نے یہ نظارہ اکیس کی رات کو دیکھا اس لئے آئندہ سے مَیں آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھا کروں گا۔ پس جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف بیٹھے تھے وہ میرے ساتھ اسی رمضان میں آخری عشرے میں بھی بیٹھیں۔ اِس طرح اس سال وسطی اور آخری عشرے کے دو اعتکاف اکٹھے ہو گئے اور راوی کہتے ہیں کہ اس رات بارش ہوئی اور بعینہٖ اسی طرح چھت ٹپک رہی تھی اور ہم نے آپ کی پیشانی مُبارک پر مٹی لگی ہوئی دیکھی۔ (بخاری باب الاعتکاف۔ راوی ابوسعید خُدری رضؓ) پس اسی سال سے رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف شروع ہُوا۔

اعتکاف کی فضیلت و برکات کے ساتھ ساتھ حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے فضائل پر بھی روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا حدیث قُدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور مَیں خود اس کی جزا بن جاتا ہوں۔ اِس حدیث میں جو فرمایا کہ "مَیں جزاء بن جاتا ہوں" تو مطلب یہ ہے کہ روزے کی حالت میں انسان اُن جائز باتوں کو بھی چھوڑ رہا ہوتا ہے جن کی عام حالت میں اُسے اجازت ہے۔ تو خدا کے قریب ترین آنے والی عبادت روزہ ہے۔ جو خدا سے مماثلت میں سب سے زیادہ قریب ہے۔

خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فضیلت و برکت کے متعلق چند مزید احادیث بیان فرمائیں اور آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درجِ ذیل اقتباس پڑھ کر سُنایا۔

"اگر خدا تعالےٰ چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اس اُمت میں بھی کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اُس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمالِ اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اُسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہِ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اُس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے جو شخص روزے سے محروم رہتا ہے گو اُس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزے رکھتا۔ اور اس کا دل اِس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو۔"

حضور نے فرمایا، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مذکورہ اقتباس میں جن لوگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ فرشتے ان کے لئے روزے رکھتے ہیں تو اس سے مُراد وہ لوگ ہیں کہ بیماری سے پہلے کی حالت میں اُن کے دِل میں روزے کی تمنا تھی، تو بیماری میں بھی اُن کے حق میں روزے لکھے جائیں گے۔ اور اگر پہلے تمنا نہیں تھی تو بیماری کے روزے نہ رکھنے کی اجازت سے بھی وہ کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ حضور نے فرمایا رمضان کے تعلق میں ہمیں دراصل زندگی کا فلسفہ مل گیا ہے کہ دنیا میں جو نیکی کی تمنا رکھتے ہیں اور نیکی کرنے کی کوشش کرتے ہیں، موت اُن کے سفر کو ختم کر دیتی ہے مگر خُدا کے نزدیک وہ نیکیاں جاری رہتی ہیں۔ اس لئے لامُتناہی جزا ہے۔ اللہ تعالےٰ اِس رمضان کی جزا کو تمام دُنیا کے احمدیوں کے لئے اور بنی نوعِ انسان کے لئے اُن کے فیض سے لامُتناہی کر دے۔ آمین ؎:

## ربوہ میں پولیس نے کئی جگہوں پر چھاپے مارے

لنڈن ۵ رفروری (ایم۔ٹی۔اے)۔ پیشگوئی کسوف خسوف کی صداقت پر خوشیاں منانے سے روکنے کے لئے پولیس نے ربوہ میں احمدیوں کے مکانوں پر چھاپے مارے۔ مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ نے ایم ٹی اے پر اپنے ایک نشریہ میں بتایا کہ ایک شرپسند ملک نواز ایڈووکیٹ کی شکایت پر کہ ربوہ میں احمدی سورج چاند گرہن کی سو سالہ تقریبات منعقد کر رہے ہیں ربوہ کے کئی احمدیوں کے مکانوں پر چھاپے مار کر راجہ نذیر احمد صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔ الزام یہ ہے کہ احمدیوں نے نشانِ کسوف خسوف سے متعلق دار قطنی کی حدیث کا غلط ترجمہ کیا ہے اور اُسے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت پر چسپاں کیا ہے۔ اِس لحاظ سے بقول اُن کے احمدی توہینِ رسالت کے مُرتکب ہوئے ہیں۔

اسی دوران سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے درس القرآن میں ۲۴

۲۴ آج اخبار الفضل اور رسالہ انصار اللہ سے متعلق پانچ اسیرانِ راہِ مَولیٰ کا ایک خط پڑھ کر سُنایا جس میں انہوں نے تمام دُنیا کے احمدیوں کو تحفۂ سلام پہنچاتے ہوئے اپنے ثباتِ قدم کیلئے دُعا کی درخواست کی ہے۔ ساتھ ہی ان پانچوں نے اپنے اِس عزم کا اعادہ بھی کیا ہے کہ وہ احمدیت کی خاطر اپنے خون کے آخری قطرہ کو بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہیں ؎

## "مُحافظینِ ختمِ نبوت" نے ایک احمدی کے مکان سے

## آیتِ قرآنی کی پلیٹ توڑ دی

لنڈن ۲۷ رفروری (ایم۔ٹی۔اے) محافظینِ ختمِ نبوت نے سانگھڑ (پاکستان) کے ایک احمدی مکرم رشید احمد خان صاحب کے مکان سے آیتِ قرآنی "الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ" کی پلیٹ ہتھوڑیاں مار مار کر توڑ ڈالی۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب پریس سیکرٹری جماعتِ احمدیہ عالمگیر نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر اپنے ایک نشریہ میں بتایا کہ ۵ راپریل ۱۹۸۸ء کو ایک مولوی کی اس شکایت پر کہ رشید خان صاحب نے اپنے مکان پر سیمنٹ کی پلیٹ پر "الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ" کی آیتِ قرآنی لکھی ہے، جس کا انہیں کوئی حق نہیں۔ رشید صاحب کے خلاف جھنگ کی عدالت میں دفعہ ۲۹۸-سی توہینِ رسالت کا مقدمہ درج کیا گیا۔ ۱۳ رفروری ۱۹۹۴ء کو اس مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے مکرم موصوف کو دو سال قید اور دو ہزار روپے جُرمانہ کی سزا سُنائی گئی۔

اِس فیصلہ کے بعد مولویوں کی سرکردگی میں اسسٹنٹ کمشنر پولیس اور انچارج تھانہ رشید احمد صاحب کے گھر پر گئے اور ایک ہندو مزدور کی مدد سے آیتِ قرآنی کو ہتھوڑیاں مار مار کر توڑ دیا۔ پہلے "عبدہٗ" کے لفظ پر وار کیا اور آخر پر "اللّٰہ" کے لفظ کو توڑا گیا۔

مکرم پریس سیکرٹری صاحب نے اپنے نشریہ میں مزید کہا کہ کچھ عرصہ سے پاکستان میں معصوم احمدیوں پر سنگین مظالم کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اب تک ۱۲۰- افراد کے خلاف توہینِ رسالت کے جھوٹے مقدمات درج کئے جا چکے ہیں ؎

## پاکستان کی جیلوں میں

## احمدی قیدیوں سے قرآنِ مجید چھینے جا رہے ہیں

قادیان ۲۸ رفروری۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مُسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر اپنے درس القرآن کے دَوران بتایا کہ پاکستان میں جن معصوم و مظلوم احمدیوں کو جیلوں میں بند کیا گیا ہے، رمضان کے اِس مبارک مہینہ میں انہیں تلاوتِ قرآنِ مجید سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے۔ حکام نے بعض جگہوں پر احمدی قیدیوں سے قرآنِ مجید یہ کہہ کر چھین لئے کہ تمہیں قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے کا کوئی حق نہیں ؎

## قادیان میں تقریباتِ سنگِ بُنیاد

مورخہ ۶ رفروری ۹۴ء کو حضرت سیدہ اُمِ طاہر رضی اللہ عنہا کے حصہ مکان کی از سرِ نو تعمیر کے سلسلہ میں سنگِ بُنیاد کی تقریب عمل میں آئی۔ اسی طرح ۱۳ رفروری ۹۴ء کو جدید کالونی دائرۃ الانوار کا سنگِ بُنیاد بھی رکھا گیا۔ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ہر دو مقامات پر سنگِ بنیاد رکھا۔ آپ کے ساتھ مکرم عبدالرشید صاحب، آرکیٹیکٹ آف لنڈن، ممبران صدر انجمن احمدیہ۔ تحریکِ جدید۔ وقفِ جدید اور بعض دیگر احباب نے بھی حصہ لیا۔

محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اس موقع پر جانور کی قربانی بھی کی گئی۔

(خاکسار: سعادت احمد جاوید ناظم تعمیرات قادیان)

# ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی محلہ احمدیہ میں تشریف آوری

قادیان ۱۸ فروری ۱۹۹۴ء - گورداسپور ضلع کے نئے ڈپٹی کمشنر سردار جی - ایس بینس (آئی اے ایس) مع شری این - کے - ودھاون ایس - ڈی - ایم بٹالہ محلہ احمدیہ میں زیارت مقاماتِ مقدسہ کے لئے تشریف لائے جن کا استقبال دارالمسیح کے گیٹ پر کیا گیا۔ بعدہٗ معزز مہمانوں کو مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرائی گئی۔ اسی طرح احمدیہ جوبلی نمائش ہال بھی دکھایا گیا - اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی LIVE TELECAST کا دیکھا۔ محترم ڈی - سی صاحب موصوف بہت متأثر ہوئے اور اپنے جذبات M.T.A کیلئے ریکارڈ کراتے ہوئے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ ایک پُرامن کردار کی جماعت ہے - نیز یہ کہ انہیں جماعتِ احمدیہ کے ہیڈ کوارٹرز قادیان آکر بہت خوشی ہوئی ہے -

جوبلی نمائش ہال سے آپ اور ایس - ڈی - ایم صاحب مہمان خانہ میں تشریف لائے جہاں آپ کی ضیافت کا انتظام کیا گیا اس طرح شام ۵ بجے یہ مہمان رخصت ہوئے - مہمانانِ کرام کا استقبال اور مقاماتِ مقدسہ کا تعارف مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امورِ عامہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے کرایا -

(نظارت امورِ عامہ)

# امرتسر ہوائی اڈہ میں انٹرنیشنل پروازیں

امرتسر: مورخہ ۲۲ فروری ۹۴ء سے امرتسر کے ہوائی اڈہ راجہ سانسی کو انٹرنیشنل ایئرپورٹ کا درجہ مل گیا ہے۔ اب یہاں سے ہر سوموار اور منگلوار کو جہاز لندن - نیویارک - ٹورنٹو - پیرس - فرینکفورٹ - ہانگ کانگ اور سنگاپور روانہ ہوا کریں گے۔
کسٹم اور امیگریشن کی FORMALITIES بھی اسی ایئرپورٹ پر پوری کی جایا کریں گی۔
مکرم ناظر صاحب اُمورِ عامہ نے بتلایا کہ حکومت نے یہ اقدام کرکے پبلک کی ایک دیرینہ مانگ کو پورا کیا ہے۔ (ادارہ)

# قائدِ علاقائی کرناٹک

جملہ قائدینِ مجالس خدام الاحمدیہ کرناٹک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم عبد المنان سالک صاحب آف یادگیر کو سالی ۹۴-۹۳ء کے لئے قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ کرناٹک مقرر کیا گیا ہے - جملہ قائدین و خدام اُن سے ہر رنگ میں تعاون فرماویں -

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

# فقہ احمدیہ کی نظرِ ثانی

فقہ احمدیہ کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں جو عبادات اور نکاح و طلاق اور وراثت کے مسائل پر مشتمل ہیں بعض احباب کے توجہ دلانے پر حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے ان پر نظرِ ثانی کا ارشاد فرمایا ہے۔ (باقی کالم ۳، ۴ پر)

علماءِ سلسلہ، پرسنل لاء پر عبور رکھنے والے جماعت کے وکلاء و دیگر اہلِ علم حضرات سے التماس ہے کہ ہر دو جلد فقہ احمدیہ کا مطالعہ کرکے ان میں جو حصہ قابلِ اصلاح خیال فرمائیں اس کی نشاندہی فرمائیں۔ لیکن محض اپنا ذاتی تبصرہ دے دینا کافی نہ ہوگا بلکہ اپنی رائے کی تائید میں شرعی دلائل بھی مکمل تحریر فرمائیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ احباب کرام ایک ماہ کے اندر اپنے تبصرے دفتر ناظم دارالافتاء ربوہ میں بھجوا دیں گے۔

(ناظم دارالافتاء)


ارشادِ نبوی ﷺ
اِعتکف وصُم
(اعتکاف میں بیٹھو اور ساتھ ہی روزہ بھی رکھو)
:- (منجانب) :-
یکے از ارکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا :-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS.
۱۶ - مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان -
PHONE NO. 04524 — 649.
پروپرائیٹرز :-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لُتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SHRI GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN — 143516.

POULTECH CONSULTANT & DISTRIBUTORS
DEALERS IN:- DAY OLD BROILER CHICKS, POULTRY FEED, MEDICINES & ALL TYPES OF POULTRY EQUIPMENTS.
OFFICE / RESIDENCE:- 58 - ISHRAT MANZIL, NEAR POLICE STATION WAZIR GANJ, LUCKNOW — 226018.
PHONE:- 245860.

C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339. (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE,
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

NEVER BEFORE
THIS COMFORT
THIS DURABILITY
AND SO LIGHT.
GUARANTEED PRODUCT
NIR
Soniky
HAWAI
A Treat for your feet

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34, A. DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD. CALCUTTA - 15.

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
یائی پولیمرز
کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز :-
43 — 4028 - 5137 - 5206